translate@mokhtasr.com: نوٹ کے لئے

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا وَ
تَشْتَكِيْۤ اِلَى اللّٰهِ ۖۗ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌۢ بَصِيْرٌ ﴿۱﴾
اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِّنْ نِّسَآئِهِمْ مَّا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ ؕ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ
اِلَّا الّٰٓـِٔيْ وَلَدْنَهُمْ ؕ وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا ؕ وَ
اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ﴿۲﴾ وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ ثُمَّ
يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ؕ ذٰلِكُمْ
تُوْعَظُوْنَ بِهٖ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ﴿۳﴾ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ
شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَآسَّا ۚ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ
سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ؕ ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ
وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۴﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
كُبِتُوْا كَمَا كُبِتَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَقَدْ اَنْزَلْنَاۤ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ ؕ وَ
لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۵﴾ۚ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُهُمْ
بِمَا عَمِلُوْا ؕ اَحْصٰىهُ اللّٰهُ وَنَسُوْهُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ﴿۶﴾ ع

1 ع 6 1

سورۂ مجادلہ مدنی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کے ہر چیز کا پوری طرح احاطہ کرنے والے علم کا اظہار تاکہ ہر وقت اس کی نگرانی کا احساس رہے اور اس کی مخالفت سے بچا جا سکے۔

تفسیر: (1) اے رسول (ﷺ)! یقیناً اللہ تعالیٰ نے اس عورت، یعنی خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا کی بات سن لی جو اپنے خاوند اوس بن صامت رضی اللہ عنہ کے بارے میں آپ سے تکرار کر رہی تھی جب انھوں نے اس سے ظِہار کر لیا تھا۔ وہ اپنے خاوند کے طرزِ عمل کا شکوہ اللہ تعالیٰ سے کر رہی تھی اور اللہ تعالیٰ تم دونوں کی گفتگو میں تکرار کو سن رہا تھا۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے اقوال خوب سننے والا، ان کے افعال خوب دیکھنے والا ہے، اس سے ان کی کوئی چیز چھپی نہیں۔

(2) جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کر لیں اس طرح کہ کوئی ان میں سے اپنی بیوی سے کہے: تو میرے لیے میری ماں کی طرح ہے، تو ان کی یہ بات جھوٹ ہے کیونکہ ان کی بیویاں ان کی مائیں نہیں ہیں۔ ان کی مائیں صرف وہ ہیں جنھوں نے انھیں جنم دیا ہے۔ بلاشبہ جب وہ یہ بات کہتے ہیں تو نہایت بری اور جھوٹی بات کرتے ہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والا، نہایت بخشنے والا ہے، اس لیے اس نے انھیں گناہ سے نکالنے کے لیے ان کی خاطر کفارہ مسنون ٹھہرایا ہے۔

(3) جو لوگ اس طرح کی قابلِ نفرت بات کرتے ہیں اور پھر ان عورتوں سے ہمبستری کرنا چاہتے ہیں جن سے انھوں نے ظہار کیا تو انھیں چاہیے کہ ان بیویوں سے مباشرت کرنے سے پہلے ایک غلام آزاد کر کے کفارہ ادا کریں۔ یہ مذکورہ حکم تمھیں ظہار سے باز رکھنے کے لیے دیا جا رہا ہے اور جو عمل تم کرتے ہو، اللہ ان سے باخبر ہے، تمھارے اعمال میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں۔

(4) تم میں سے جن کے پاس آزاد کرنے کے لیے غلام نہ ہو تو اسے چاہیے کہ جس بیوی سے ظہار کیا ہے، اس سے تعلق قائم کرنے سے پہلے دو ماہ کے مسلسل روزے رکھے اور جو دو ماہ کے مسلسل روزے نہ رکھ سکے تو اس کے ذمے ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے، یہ حکم ہم نے اس لیے دیا ہے تاکہ تم ایمان رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے اور پھر اس کے حکم پر عمل کرو اور اس کے رسول ﷺ کی پیروی کرو۔ یہ احکام جو ہم نے تمھارے لیے مقرر کیے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی وہ حدیں ہیں جو اس نے اپنے بندوں کے لیے مقرر کی ہیں تاکہ تم ان سے آگے نہ بڑھو اور ان کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے جو اللہ کے حکموں اور اس کی مقرر کی ہوئی حدوں کے منکر ہیں۔

(5) بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے دشمنی رکھتے ہیں، انھیں ذلیل و رسوا کیا جائے گا جس طرح پہلی امتوں کے ان لوگوں کو ذلیل و رسوا کیا گیا جنھوں نے رسولوں سے دشمنی رکھی۔ یقیناً ہم نے واضح آیات اتاری ہیں اور اللہ تعالیٰ، اس کے رسولوں اور اس کی آیتوں کا انکار کرنے والوں کے لیے ذلیل و رسوا کرنے والا عذاب ہے۔

(6) جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھائے گا، ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں چھوڑے گا، پھر انھیں ان کے ان بدترین اعمال کی خبر دے گا جو وہ دنیا میں کرتے رہے جنھیں اللہ نے ان کے خلاف شمار کر رکھا ہے، ان کا کوئی عمل اس سے اوجھل نہیں رہتا۔ وہ اسے بھول گئے مگر اسے ان صحیفوں میں لکھا ہوا پائیں گے جو ہر چھوٹا اور بڑا عمل محفوظ کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کی اطلاع ہے، ان کا کوئی عمل اس سے چھپا ہوا نہیں۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا اپنے کمزور بندوں پر لطف و کرم ہے کہ وہ ان کی دعائیں قبول کرتا اور ان کی مدد فرماتا ہے۔

❀ بندوں پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ اس نے حسب استطاعت کفارہ دینے کی مختلف صورتیں رکھیں تاکہ وہ اپنے بندے کو مشقت سے نکالے۔

❀ ظِہار کی آیات کے آخر میں کافروں کا ذکر اس بات کی طرف اشارہ کرنے کے لیے ہے کہ یہ ان کے اعمال میں سے ہے، پھر اسی مناسبت سے کافروں کے بعض احوال کا تذکرہ کیا۔

أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۖ مَا يَكُونُ مِنْ
نَّجْوٰى ثَلٰثَةٍ إِلَّا هُوَ رَابِعُهُمْ وَلَا خَمْسَةٍ إِلَّا هُوَ سَادِسُهُمْ وَلَا أَدْنٰى
مِنْ ذٰلِكَ وَلَا أَكْثَرَ إِلَّا هُوَ مَعَهُمْ أَيْنَ مَا كَانُوا ۖ ثُمَّ يُنَبِّئُهُمْ بِمَا عَمِلُوا
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٧﴾ أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ نُهُوا عَنِ
النَّجْوٰى ثُمَّ يَعُودُونَ لِمَا نُهُوا عَنْهُ وَيَتَنٰجَوْنَ بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوٰنِ
وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ ۖ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللّٰهُ ۙ
وَيَقُولُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ لَوْلَا يُعَذِّبُنَا اللّٰهُ بِمَا نَقُولُ ۚ حَسْبُهُمْ جَهَنَّمُ ۚ
يَصْلَوْنَهَا ۖ فَبِئْسَ الْمَصِيرُ ﴿٨﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا تَنٰجَيْتُمْ
فَلَا تَتَنٰجَوْا بِالْإِثْمِ وَالْعُدْوٰنِ وَمَعْصِيَتِ الرَّسُولِ وَتَنٰجَوْا
بِالْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِي إِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٩﴾ إِنَّمَا النَّجْوٰى
مِنَ الشَّيْطٰنِ لِيَحْزُنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيْسَ بِضَارِّهِمْ شَيْئًا إِلَّا
بِإِذْنِ اللّٰهِ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ ﴿١٠﴾ يٰٓأَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجٰلِسِ فَافْسَحُوا يَفْسَحِ اللّٰهُ
لَكُمْ ۖ وَإِذَا قِيلَ انْشُزُوا فَانْشُزُوا يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا
مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ۚ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ﴿١١﴾

(7) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نے نہیں دیکھا کہ بلا شبہ اللہ تعالیٰ وہ سب کچھ جانتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور وہ زمین میں موجود ہر چیز کو بھی جانتا ہے۔ ان دونوں میں موجود کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ تین آدمیوں کی خفیہ گفتگو ہو تو ان میں چوتھا اپنے علم کے اعتبار سے اللہ پاک ہوتا ہے اور پانچ آدمی آپس میں سرگوشی کرتے ہیں تو ان میں چھٹا اپنے علم کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ ہوتا ہے اور وہ اس سے تھوڑی تعداد میں ہوں یا زیادہ ہوں، نیز جہاں بھی ہوں اللہ تعالیٰ اپنے علم کے اعتبار سے ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس سے ان کی کوئی گفتگو چھپی نہیں رہتی، پھر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انھیں ان کے عملوں کی خبر دے گا، بلا شبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے، اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔

(8) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نے یہودیوں کو نہیں دیکھا کہ جب وہ کسی ایمان والے کو دیکھتے ہیں تو سرگوشی شروع کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں سرگوشی سے منع کیا مگر وہ پھر وہی کام کرتے ہیں جس سے اللہ تعالیٰ نے انھیں منع کیا ہے اور وہ آپس میں گناہ پر مبنی سرگوشیاں کرتے ہیں، جیسے اہلِ ایمان کی غیبت، ان سے زیادتی کے مشورے اور اللہ کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی باتیں۔ اے رسول (ﷺ)! جب وہ آپ کے پاس آتے ہیں تو آپ کو ان لفظوں میں سلام کہتے ہیں جن لفظوں میں اللہ نے نہیں کہا اور وہ یوں کہتے ہیں: السَّام علیك۔ اس سے ان کی مراد موت ہوتی ہے اور وہ نبیٔ اکرم ﷺ کو جھٹلانے کے لیے کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ ہمیں ہماری باتوں کی وجہ سے عذاب کیوں نہیں دیتا، یعنی اگر آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں کہ آپ اللہ کے نبی ہیں تو اللہ ہمیں ان باتوں پر عذاب کیوں نہیں دیتا جو ہم آپ کے بارے میں کہتے ہیں! ان کے قول کی سزا کے لیے جہنم ہی انھیں کافی ہے۔ وہ اس کی گرمی جھیلیں گے اور ان کا ٹھکانا نہایت برا ہے۔

(9) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت کے مطابق عمل کرنے والو! تم ایسی سرگوشی نہ کرو جس میں گناہ، کسی سے زیادتی یا رسول ﷺ کی نافرمانی ہو، تاکہ تم یہودیوں کی طرح نہ ہو جاؤ بلکہ تم اللہ کی اطاعت اور اس کی نافرمانیوں سے باز رہنے کی باتوں پر سرگوشی کرو اور اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرو کیونکہ وہی ہے جس کی طرف قیامت کے دن تمھیں حساب کتاب اور جزا سزا کے لیے اکٹھا کیا جائے گا۔ (10) بلا شبہ جو سرگوشی گناہ، زیادتی اور رسول ﷺ کی نافرمانی پر مشتمل ہو، وہ شیطان کی خوشنمائی اور اپنے دوستوں کو وسوسے ڈالنے کے باعث ہے تاکہ وہ ایمان والوں کو پریشان کرے کہ ان کے خلاف سازش ہو رہی ہے جبکہ شیطان اور اس کی خوشنمائی مومنوں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت و ارادے کے ساتھ۔ مومنوں کو چاہیے کہ اپنے تمام معاملات میں اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسا کریں۔

جب اللہ تعالیٰ نے گفتگو کے آداب ذکر کیے تو ساتھ ہی مجالس کے آداب کا تذکرہ بھی فرما دیا، چنانچہ فرمایا:

(11) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! جب تم سے کہا جائے کہ مجلسوں میں ذرا کھل کر بیٹھو تو ان میں کشادہ ہو جاؤ، اللہ تعالیٰ تمھیں دنیا و آخرت میں کشادگی دے گا اور جب تم سے کہا جائے کہ بعض مجالس سے اٹھ کھڑے ہو جاؤ تاکہ وہاں شرف و فضل والے افراد بیٹھیں تو وہاں سے اٹھ جایا کرو۔ اللہ پاک ان لوگوں کو، جو تم میں سے ایمان لائے ہیں اور جن کو علم دیا گیا ہے، عظیم الشان اور اونچے درجے عطا کرے گا۔ جو تم عمل کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔ تمھارے اعمال میں سے کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان کی جزا دے گا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے اعتبار سے اپنی مخلوق سے بہت برتر ہے مگر اس کے باوجود اپنے علم کے ذریعے سے ان کی پوری اطلاع رکھتا ہے، اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔ ❀ جب لوگوں کی اکثریت سرگوشی کے باعث گناہ کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو حکم دیا کہ ان کی سرگوشی نیکی اور پرہیزگاری پر مبنی ہونی چاہیے۔ ❀ مجلس کے آداب میں یہ بات شامل ہے کہ اس میں دوسروں کے لیے وسعت پیدا کی جائے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ
نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ
غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾ ءَاَشْفَقْتُمْ اَنْ تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ
صَدَقٰتٍ ؕ فَاِذْ لَمْ تَفْعَلُوْا وَتَابَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ
اٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ وَاللّٰهُ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۳﴾ ع
اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ تَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ ؕ مَا هُمْ مِّنْكُمْ وَلَا
مِنْهُمْ ۙ وَيَحْلِفُوْنَ عَلَى الْكَذِبِ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۴﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ عَذَابًا
شَدِيْدًا ؕ اِنَّهُمْ سَآءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۵﴾ اِتَّخَذُوْۤا اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً
فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ﴿۱۶﴾ لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ
اَمْوَالُهُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا ؕ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ؕ
هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۱۷﴾ يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا فَيَحْلِفُوْنَ لَهٗ
كَمَا يَحْلِفُوْنَ لَكُمْ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ عَلٰى شَيْءٍ ؕ اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ
الْكٰذِبُوْنَ ﴿۱۸﴾ اِسْتَحْوَذَ عَلَيْهِمُ الشَّيْطٰنُ فَاَنْسٰىهُمْ ذِكْرَ اللّٰهِ ؕ
اُولٰٓئِكَ حِزْبُ الشَّيْطٰنِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ الشَّيْطٰنِ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۱۹﴾
اِنَّ الَّذِيْنَ يُحَآدُّوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗۤ اُولٰٓئِكَ فِي الْاَذَلِّيْنَ ﴿۲۰﴾

(12) جب صحابۂ کرام ؓ نے نبیٔ اکرم ﷺ سے بہت زیادہ سرگوشیاں شروع کر دیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے ایمان والو! جب تم رسول ﷺ سے سرگوشی کا ارادہ کرو تو اپنی سرگوشی کرنے سے پہلے صدقہ کرو۔ یہ پیشگی صدقہ تمھارے لیے بہت بہتر اور زیادہ پاکیزگی کا باعث ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے جو دلوں کو پاک کرتی ہے۔ ہاں اگر تمھیں صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہ ملے تو پھر اس کے بغیر سرگوشی کرنے میں تم پر کوئی حرج اور گناہ نہیں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے گناہ بے حد بخشنے والا، ان پر ایسا رحم کرنے والا ہے کہ اس نے انھیں کسی ایسی چیز کا پابند نہیں کیا جو ان کی طاقت میں نہ ہو۔

(13) کیا رسول ﷺ سے سرگوشی کرنے سے پہلے صدقہ کرنے کی وجہ سے تم فقر اور محتاجی سے ڈرتے ہو؟! سو جب تم نے یہ نہیں کیا جس کا اللہ نے تمھیں حکم دیا اور اللہ نے بھی تم پر کرم فرمایا کہ تمھیں اس کے چھوڑنے کی اجازت دے دی تو اب نمازیں کامل طریقے سے ادا کرو، اپنے مالوں کی زکاۃ دو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔ اللہ تعالیٰ پوری طرح باخبر ہے اس سے جو تم عمل کرتے ہو۔ تمھارا کوئی عمل اس سے چھپا ہوا نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان کا بدلہ دے گا۔

(14) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نے ان منافقوں کو نہیں دیکھا جو ان یہودیوں سے دوستی رکھتے ہیں جن پر ان کے کفر اور نافرمانیوں کے سبب اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا۔ یہ منافق، مومنوں میں سے نہیں اور نہ یہ یہود ہیں بلکہ وہ تذبذب کا شکار ہیں، نہ اس طرف نہ اس طرف۔ وہ قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں اور یہ کہ انھوں نے مسلمانوں کی خبریں یہود کو نہیں پہنچائیں، حالانکہ وہ اپنی ان قسموں میں جھوٹے ہیں۔

(15) اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے آخرت میں شدید عذاب تیار کر رکھا ہے کہ وہ انھیں آگ کے سب سے نچلے طبقے میں داخل کرے گا۔ بلاشبہ دنیا میں وہ جو کفریہ اعمال کرتے تھے، وہ نہایت برے ہیں۔

(16) جو قسمیں وہ کھاتے ہیں، ان قسموں کو انھوں نے قتل سے بچاؤ کا ذریعہ بنا لیا جس کے وہ کفر کے سبب حق دار تھے، اس طرح کہ انھوں نے ان قسموں کے ذریعے سے اسلام کا اظہار کیا تاکہ وہ اپنے خون اور مال بچا سکیں اور پھر مسلمانوں کو کمزور کر کے اور ان کے حوصلے پست کر کے لوگوں کو حق سے پھیرا، چنانچہ ان کے لیے رسوا کرنے والا عذاب ہے جو انھیں ذلیل وخوار کرے گا۔ (17) ان کے مال اور ان کی اولاد انھیں اللہ سے ہرگز نہ بچا سکیں گے، یہی لوگ ہیں آگ میں داخل ہونے والے جو اس میں ہمیشہ رہیں گے، عذاب ان سے کبھی ختم نہیں ہوگا۔ (18) جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو اٹھائے گا۔ ان میں سے کسی کو بھی جزا دینے کے لیے اٹھائے بغیر نہیں چھوڑے گا، تو وہ اللہ کے سامنے قسمیں کھائیں گے کہ وہ کفر اور نفاق پر نہیں تھے، وہ تو پکے مومن تھے جو اللہ کی رضا کے کام کرتے تھے۔ اے مومنو! وہ اللہ کے سامنے آخرت میں اسی طرح قسمیں کھائیں گے جس طرح دنیا میں تمھارے سامنے قسمیں کھاتے ہیں کہ وہ مسلمان ہیں اور وہ یہ سمجھیں گے کہ وہ اللہ کے سامنے جو قسمیں کھا رہے ہیں، اس وجہ سے وہ کسی ایسی چیز پر ہیں جو ان کے لیے نفع بخش ہوسکتی ہے یا ان سے کوئی نقصان دور کر سکتی ہے۔ یقین مانو کہ وہ دنیا میں جو قسمیں کھاتے تھے، ان میں سراسر جھوٹے تھے اور آخرت میں بھی جھوٹی قسمیں کھائیں گے۔ (19) شیطان ان پر غالب آ گیا اور اس نے اپنے وسوسے کے ذریعے سے انھیں اللہ کا ذکر بھلا دیا تو انھوں نے اللہ کی رضا کے کام نہ کیے اور صرف اللہ کی ناراضی کے کام کیے۔ مذکورہ صفات کے حامل لوگ ہی شیطان کے لشکر اور اس کے پیروکار ہیں۔ خبردار! بلاشبہ شیطان کے لشکر اور اس کے پیروکار ہی دنیا و آخرت میں گھاٹا پانے والے ہیں کیونکہ انھوں نے گمراہی کے بدلے ہدایت کو بیچ دیا اور آگ کے بدلے جنت کو۔ (20) بلاشبہ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے دشمنی رکھتے ہیں اور اس کے رسول ﷺ سے دشمنی رکھتے ہیں، وہ من جملہ ان کافر امتوں سے ہوں گے جنھیں اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں ذلیل ورسوا کیا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کا اپنے نبی ﷺ پر لطف وکرم کہ اس نے آپ کے صحابہ کو یہ ادب سکھایا کہ وہ زیادہ سرگوشیوں سے آپ کو تکلیف نہ دیں۔ ❀ یہودیوں سے دوستی منافقوں کا شیوہ ہے۔
❀ کافروں کا نامراد ہونا اور اہل ایمان کا غلبہ پانا اللہ تعالیٰ کا دستور ہے۔ اس میں دیر ہوسکتی ہے مگر اندھیر نہیں۔

كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ قَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴿۲۱﴾ لَا تَجِدُ قَوْمًا
يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ
وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ
كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا
عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ ع 3/9/3

سُوْرَةُ الْحَشْرِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۱﴾
هُوَ الَّذِيْٓ اَخْرَجَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ
لِاَوَّلِ الْحَشْرِ ؕ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوْا وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ
مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا ۗ وَقَذَفَ فِيْ
قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۗ
فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ ﴿۲﴾ وَلَوْلَآ اَنْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمُ
الْجَلَآءَ لَعَذَّبَهُمْ فِي الدُّنْيَا ؕ وَلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابُ النَّارِ ﴿۳﴾

(21) اللہ تعالیٰ اپنے پیشگی علم کی بنا پر یہ فیصلہ کر چکا کہ میں اور میرے رسول دلیل وقوت کے ساتھ اپنے دشمنوں پر ضرور غالب رہیں گے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کی مدد کرنے کی خوب طاقت رکھتا ہے۔ وہ سب پر ایسا غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے انتقام اور بدلہ لیتا ہے۔ (22) اے رسول (ﷺ)! جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں، آپ انھیں ایسا نہیں پائیں گے کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے دشمنی رکھنے والوں سے محبت اور دوستی کریں، خواہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے یہ دشمن ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا خاندان والے ہی ہوں جن کی طرف وہ خود کو نسبت دیتے ہیں، اس لیے کہ ایمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے دشمنوں سے دوستی کرنے سے روکتا ہے اور اس لیے کہ ایمان کا تعلق تمام رشتے داریوں سے بڑھ کر ہے اور اختلاف کے وقت یہ رشتے داری پر بھی مقدم ہوتا ہے۔ یہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے دشمنی رکھنے والوں سے دوستی نہیں رکھتے، خواہ وہ ان کے قریبی عزیز ہی ہوں، انھی کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے ایمان گاڑ دیا ہے اور وہ بدلتا نہیں۔ اس نے انھیں اپنی طرف سے دلیل اور نور عطا کر کے مضبوط کیا ہے اور وہ قیامت کے دن انھیں ہمیشہ کی ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے محلات اور درختوں کے نیچے سے نہریں بہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ان کی نعمتیں ان سے ختم ہوں گی نہ وہ خود فنا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے ایسا راضی ہوگا کہ اس کے بعد کبھی ان سے ناراض نہ ہوگا اور وہ بھی اس کی نہ ختم ہونے والی نعمتوں کے ملنے پر جن میں اس کے دیدار کا شرف بھی شامل ہوگا، اس سے خوش ہوں گے۔ یہ مذکورہ اوصاف کے حامل لوگ ہی اللہ کا لشکر ہیں جو اس کے حکم پر عمل کرتے ہیں اور جس سے وہ منع کرے، اس سے رک جاتے ہیں۔ آگاہ رہو کہ اللہ کا لشکر ہی اپنے مطلوب کو پا کر اور جس چیز سے وہ ڈرتا ہے، اس سے بچ کر دنیا و آخرت میں کامیاب ہونے والا ہے۔

سورۂ حشر مدنی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: یہودیوں اور منافقوں کی توہین و رسوائی میں اللہ تعالیٰ کی قوت وعزت کا اظہار اور اہلِ ایمان کی آپس کی محبت والفت کے اظہار کے مقابلے میں ان کی گروہ بندی کا اظہار۔

تفسیر: (1) آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کی تعظیم کرتی ہیں اور ہر ایسے نقص سے اسے پاک قرار دیتی ہیں جو اس کی شان کے لائق نہیں۔ وہ سب پر ایسا غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا۔ وہ اپنی تخلیق، شریعت سازی اور تقدیر میں کمال حکمت والا ہے۔ (2) وہی ہے جس نے بنونضیر کے لوگوں کو ان کے مدینے والے گھروں سے نکالا جنھوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور اس کے رسول محمد ﷺ کو جھٹلایا۔ یہ ان کی پہلی جلاوطنی کے وقت ہوا جو مدینہ طیبہ سے شام کی طرف تھی۔ بنونضیر تورات کے پیروکار یہودیوں میں سے تھے۔ ان کی یہ جلاوطنی ان کی عہد شکنی اور معاہدے کے خلاف مشرکوں کی مدد کرنے اور ان کے ساتھ مل جانے کی وجہ سے ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے انھیں شام کی طرف نکال دیا۔ اے مومنو! جس عزت اور وقار کے ساتھ وہ رہتے تھے، اس کی وجہ سے تمھارے گمان میں بھی نہیں تھا کہ وہ اپنے گھروں سے نکلیں گے۔ وہ خود بھی یہ سمجھتے تھے کہ ان کے مضبوط اور پختہ قلعے انھیں اللہ کی سزا اور پکڑ سے بچالیں گے، پھر جب رسول اللہ ﷺ نے ان سے لڑنے اور انھیں ان کے گھروں سے بے دخل اور جلاوطن کرنے کا حکم دیا تو ان پر اللہ کی پکڑ اور سزا اس انداز سے آئی جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں میں شدید ڈر اور خوف ڈال دیا۔ وہ اندر سے خود اپنے ہاتھوں سے اپنے گھر توڑ پھوڑ رہے تھے تاکہ مسلمان ان سے فائدہ نہ اٹھا سکیں اور بیرونی جانب سے مسلمان انھیں تباہ کر رہے تھے، لہٰذا اے بصیرت رکھنے والو! نصیحت پکڑو کہ ان کے کفر کی وجہ سے ان پر کیا بیتی اور ان کی طرح نہ بنو ورنہ وہی بدلہ اور سزا تمھیں بھی ملے گی جو انھیں دی گئی۔ (3) اگر اللہ تعالیٰ نے ان کے گھروں سے ان کی جلاوطنی نہ لکھی ہوتی تو یقیناً انھیں دنیا میں قتل اور قید کی سزا ضرور دیتا اور ان کے لیے آخرت میں آگ کا عذاب ان کا منتظر ہے جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

فوائد: ❀ جو محبت مسلمان کو کافر کے دین سے علیحدگی اختیار کرنے اور اس سے نفرت کرنے پر آمادہ نہ کرے، وہ بلاشبہ حرام ہے، البتہ جہاں تک فطری محبت کا تعلق ہے جیسے ایک مسلمان کو اپنے قریبی کافر سے ہوتی ہے، تو وہ جائز ہے۔ ❀ اہلِ ایمان کے درمیان ایمان کی بنیاد پر تعلق سب سے زیادہ مضبوط ہوتا ہے۔ ❀ بعض اوقات باطل پرست اس انداز سے غالب آجاتے ہیں کہ ان کی شکست کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، پھر انھیں ایسی جگہ سے شکست ہوتی ہے جہاں سے انھیں توقع بھی نہیں ہوتی۔ ❀ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے لیے یہ بات مقدر ٹھہرائی ہے کہ وہ انھیں چھوٹی مصیبتوں میں مبتلا کر کے ان سے بڑی مصیبتیں ٹال دیتا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَآقُّوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۚ وَمَنْ يُّشَآقِّ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ
شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۴ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ اَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَآئِمَةً عَلٰٓى
اُصُوْلِهَا فَبِاِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفٰسِقِيْنَ ۝۵ وَمَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى
رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ
اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝۶
مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ
وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ ۙ كَيْ لَا
يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ ۭ وَمَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَ
مَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝۷ (وقف لازم)
لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ
يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ۭ
اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝۸ وَالَّذِيْنَ تَبَوَّءُو الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ
قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ
حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
خَصَاصَةٌ ۭ ۫ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۹

④ یہ سزا جو انھیں ملی اس وجہ سے ملی کہ انھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے دشمنی کی، اس طرح کہ انھوں نے ان کے ساتھ کفر کیا اور ان سے کیے ہوئے وعدوں کو توڑا اور جو اللہ تعالیٰ سے دشمنی رکھے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے اور اسے اس کی سخت سزا ضرور ملے گی۔

⑤ اے مومنوں کی جماعت! غزوۂ بنونضیر میں تم نے کھجوروں کے جو درخت کاٹ ڈالے تاکہ تم اللہ کے دشمنوں کو غصہ دلاؤ یا جو درخت تم نے تنوں پر کھڑے رہنے دیے تاکہ تم ان سے فائدہ اٹھاؤ تو وہ اللہ کے حکم سے تھا اور یہ زمین میں فساد اور بگاڑ نہیں تھا جیسا کہ ان کا خیال ہے اور تاکہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے سے ان یہودیوں کو ذلیل کرے جو اس کی اطاعت سے نکلنے والے ہیں جنھوں نے عہد توڑا اور وفا کی بجائے غداری کا راستہ اختیار کیا۔

⑥ بنونضیر کے جو اموال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کی طرف لوٹائے، تم نے انھیں حاصل کرنے کے لیے گھوڑے اور اونٹ دوڑائے نہ اس کے لیے تمھیں کوئی مشقت اٹھانی پڑی لیکن اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے غالب کرتا ہے۔ یقیناً اس نے اپنے رسول ﷺ کو بنونضیر پر غلبہ عطا کیا تو آپ نے بغیر جنگ کے ان کے علاقے فتح کر لیے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

⑦ بستیوں والوں کا جو مال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو بغیر جنگ لڑے عطا کیا تو وہ اللہ کا ہے، وہ جسے چاہے دے، اور اس کے رسول کی ملکیت ہے اور آپ کے رشتے داروں، یعنی بنوہاشم اور بنومطلب کے لیے ہے ان زکاۃ وصدقات کے عوض جو ان کے لیے حرام کیے گئے ہیں اور یتیموں، فقیروں اور اس اجنبی مسافر کے لیے ہے جس کا سفر خرچ ختم ہو جائے۔ ایسا اس لیے ہے کہ فقیروں کو چھوڑ کر مال صرف امیروں کے درمیان ہی گردش نہ کرتا رہے۔ اے ایمان والو! مالِ فَے میں سے رسول ﷺ تمھیں جو دے دیں، وہ لے لو اور جس سے روک دیں، اس سے رک جاؤ۔ اللہ سے ڈرو اس طرح کہ اس کے حکم مانو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے، لہٰذا اس کی سزا سے ڈر جاؤ۔

⑧ اس مال کا کچھ حصہ ان فقیروں پر خرچ کیا جائے گا جنھوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی، جو اپنے مال اور اولادیں چھوڑنے پر مجبور کیے گئے۔ وہ یہ طلب رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان پر دنیا میں رزق کے ذریعے سے فضل کرے اور آخرت میں اپنی رضا اور خوشنودی کے ذریعے سے فضل فرمائے اور وہ اللہ کی راہ میں جہاد کر کے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی مدد کرتے ہیں۔ مذکورہ صفات والے یہ لوگ ہی صحیح طور پر راسخ اور پختہ ایمان والے ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے مہاجرین کا ذکر کیا اور ان کی تعریف وتوصیف فرمائی تو ساتھ ہی انصار کا ذکر کر کے ان کی بھی تعریف فرمائی، چنانچہ فرمایا:

⑨ انصار جو مہاجرین سے پہلے مدینہ طیبہ میں مقیم تھے اور انھوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا پسند کیا، وہ مکہ سے اپنی طرف ہجرت کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں اور جب اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو مالِ فَے میں سے دیا جائے اور انھیں نہ ملے تو انھیں دلی طور پر ذرہ بھر رنج نہیں ہوتا اور نہ وہ ان سے حسد کرتے ہیں۔ وہ دنیاوی ساز وسامان میں مہاجرین کو اپنے آپ پر ترجیح دیتے ہیں، خواہ وہ خود ضرورت مند اور محتاج ہی ہوں۔ جسے اللہ تعالیٰ اپنے مال کی حرص سے بچا لے اور وہ مال کو اس کی راہ میں خرچ کرے تو وہی لوگ اپنا مطلوب پا کر اور جس سے وہ ڈرتے ہیں، اس سے نجات حاصل کر کے کامیاب ہونے والے ہیں۔

فوائد: ❀ ایسا کام جس میں خرابی کا گمان ہو مگر اس سے کسی بڑی مصلحت اور بہتری کا حصول یقینی ہو تو یہ زمین میں فساد پھیلانے کے زمرے میں نہیں آئے گا۔

❀ اسلام کے محاسن اور خوبیوں میں سے ہے کہ وہ مال کے معاملے میں ضرورت مندوں کا خیال رکھتا ہے، اس لیے اس نے مالداروں کو چھوڑ کر مالِ فَے کو صرف فقیروں کا حق قرار دیا۔

❀ دوسروں کو خود پر ترجیح دینا اسلام کی خوبیوں میں سے ایک عظیم خوبی ہے جو انصار میں بہترین اور خوبصورت انداز میں ظاہر ہوئی۔

وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا
الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۰﴾ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ نَافَقُوْا (ع 1/10/4) (الربع)
يَقُوْلُوْنَ لِاِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَئِنْ
اُخْرِجْتُمْ لَنَخْرُجَنَّ مَعَكُمْ وَلَا نُطِيْعُ فِيْكُمْ اَحَدًا اَبَدًا ۙ وَّاِنْ
قُوْتِلْتُمْ لَنَنْصُرَنَّكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۱۱﴾ لَئِنْ اُخْرِجُوْا
لَا يَخْرُجُوْنَ مَعَهُمْ ۚ وَلَئِنْ قُوْتِلُوْا لَا يَنْصُرُوْنَهُمْ ۚ وَلَئِنْ نَّصَرُوْهُمْ
لَيُوَلُّنَّ الْاَدْبَارَ ۫ ثُمَّ لَا يُنْصَرُوْنَ ﴿۱۲﴾ لَاَنْتُمْ اَشَدُّ رَهْبَةً
فِيْ صُدُوْرِهِمْ مِّنَ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُوْنَ ﴿۱۳﴾
لَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ جَمِيْعًا اِلَّا فِيْ قُرًى مُّحَصَّنَةٍ اَوْ مِنْ وَّرَآءِ
جُدُرٍ ؕ بَاْسُهُمْ بَيْنَهُمْ شَدِيْدٌ ؕ تَحْسَبُهُمْ جَمِيْعًا وَّقُلُوْبُهُمْ
شَتّٰى ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُوْنَ ﴿۱۴﴾ كَمَثَلِ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ قَرِيْبًا ذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ﴿۱۵﴾ كَمَثَلِ الشَّيْطٰنِ اِذْ قَالَ لِلْاِنْسَانِ اكْفُرْ ۚ فَلَمَّا كَفَرَ
قَالَ اِنِّيْ بَرِيْٓءٌ مِّنْكَ اِنِّيْٓ اَخَافُ اللّٰهَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۶﴾

(10) جو لوگ ان کے بعد آنے والے ہیں اور قیامت تک احسان کے ساتھ ان کی پیروی کرنے والے ہیں، وہ کہتے ہیں: اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان دینی بھائیوں کو بخش دے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے میں ہم سے آگے بڑھ گئے اور ہمارے دل میں کسی مومن کے بارے میں بغض اور دشمنی نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! بلاشبہ تو اپنے بندوں پر بڑی شفقت کرنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(11) اے رسول (ﷺ)! کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے دل میں کفر چھپایا اور زبان سے ایمان کا اظہار کیا۔ وہ اپنے ان کافر یہودی بھائیوں سے کہتے ہیں جو تحریف شدہ تورات کے پیروکار ہیں: تم اپنے گھروں میں ڈٹے رہو، ہم تمھیں بے یار و مددگار چھوڑیں گے نہ تمھیں مسلمانوں کے سپرد کریں گے۔ اگر مسلمانوں نے تمھیں تمھارے گھروں سے نکالا تو ہم بھی تمھارے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے نکلیں گے اور ہم کسی ایسے شخص کی بات نہیں مانیں گے جس نے ہمیں تمھارے ساتھ نکلنے سے منع کرنا چاہا۔ اگر انھوں نے تمھارے ساتھ جنگ کی تو ہم ان کے خلاف ضرور تمھارا ساتھ دیں گے۔ اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق یہودیوں کی جلاوطنی کی صورت میں ان کے ساتھ نکلنے کا جو دعویٰ کر رہے ہیں اور ان سے جنگ ہونے کی صورت میں ان کے ساتھ مل کر مسلمانوں سے جنگ کرنے کی جو بات کر رہے ہیں، اس میں وہ سراسر جھوٹ بول رہے ہیں۔

(12) اگر مسلمانوں نے یہودیوں کو نکالا تو وہ ان کے ساتھ نہیں نکلیں گے اور اگر انھوں نے یہودیوں سے جنگ کی تو بھی وہ ان کی مدد و نصرت نہیں کریں گے اور اگر انھوں نے مسلمانوں کے خلاف ان کی مدد و نصرت کرنے کی کوشش کی بھی تو وہ ضرور میدان سے بھاگ نکلیں گے، پھر اس کے بعد منافقوں کی مدد نہیں کی جائے گی بلکہ اللہ تعالیٰ انھیں ذلیل و رسوا کرے گا۔

(13) اے مومنو! یقین مانو کہ منافقوں اور یہودیوں کے دلوں میں تمھارا خوف اللہ کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ یہ مذکورہ بات کہ تم سے زیادہ ڈرنا اور اللہ سے اتنا خوف نہ کھانا، اس لیے ہے کہ وہ بے وقوف اور عقل سے عاری لوگ ہیں کیونکہ اگر وہ سوجھ بوجھ رکھتے تو ضرور جان لیتے کہ اللہ تعالیٰ زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس سے ڈرا جائے اور اس کا خوف دل میں بٹھایا جائے، سو وہی ہے جس نے تمھیں ان پر غلبہ عطا کیا ہے۔

(14) اے ایمان والو! یہ یہودی کبھی اکٹھے ہو کر تم سے نہیں لڑیں گے مگر قلعہ بند بستیوں میں یا پھر پسِ دیوار کیونکہ وہ اپنی بزدلی کی وجہ سے تمھارا سامنا کرنے کی ہمت نہیں رکھتے۔ ان کی آپس کی دشمنی کی وجہ سے ان کے درمیان لڑائی بہت سخت ہے۔ آپ انھیں متحد اور یکجا سمجھتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ ان کے دل الگ الگ اور اختلافات کا شکار ہیں۔ آپس میں یہ اختلاف اور دشمنی اس وجہ سے ہے کہ وہ عقل نہیں رکھتے۔ اگر وہ سوجھ بوجھ رکھتے تو یقیناً حق کو پہچان لیتے، اس کی پیروی کرتے اور اس میں اختلاف نہ کرتے۔

(15) ان یہودیوں کے کفر اور انھیں ملنے والی سزا میں ان کی مثال ان سے پہلے زمانۂ قریب میں گزرنے والے مشرکینِ مکہ کی سی ہے جنھوں نے اپنے کفر کا برا انجام دیکھ لیا، چنانچہ بدر کے دن ان میں سے کچھ قتل کیے گئے اور کچھ قیدی بنائے گئے اور ان کے لیے آخرت میں دردناک عذاب ہے۔

(16) منافقوں کی بات سن لینے اور اس پر اعتبار کر لینے میں ان کی مثال شیطان کی طرح ہے جب اس نے انسان کے لیے کفر کو خوشنما بنایا، پھر جب اس کے کفر کو خوشنما بنانے کے باعث اس نے کفر کر لیا تو اس نے کہا: تو نے جو کفر کیا ہے، میں اس سے بری ہوں۔ بلاشبہ میں مخلوقات کے رب اللہ سے ڈرتا ہوں۔

فوائد: ❀ ایمان کی بنیاد پر قائم ہونے والا تعلق زیادہ وقت گزرنے اور جگہ کی تبدیلی سے متأثر نہیں ہوتا۔
❀ منافقوں کی یہودیوں وغیرہ سے دوستی نہایت کمزور ہے جو مشکلات کے وقت پارہ پارہ ہو جاتی ہے۔
❀ یہود بزدل ہیں، وہ سامنے آ کر جنگ نہیں کر سکتے اور اگر کریں گے بھی تو قلعوں میں بند ہو کر یا اسلحے کی اوٹ میں۔

فَكَانَ عَاقِبَتَهُمَآ اَنَّهُمَا فِي النَّارِ خَالِدَيْنِ فِيْهَا ؕ وَذٰلِكَ
جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِيْنَ ﴿۱۷﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ
نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ
بِمَا تَعْمَلُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِيْنَ نَسُوا اللّٰهَ فَاَنْسٰىهُمْ
اَنْفُسَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۱۹﴾ لَا يَسْتَوِيْٓ اَصْحٰبُ
النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ؕ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ ﴿۲۰﴾
لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا
مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ؕ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا
لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۲۱﴾ هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ ۚ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ﴿۲۲﴾
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ اَلْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ
الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ
عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۲۳﴾ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ
الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى ؕ يُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ
وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲۴﴾

17 چنانچہ نتیجہ یہ نکلا کہ شیطان اور اس کا پیروکار، یعنی جس کی اطاعت کی گئی اور جس نے اطاعت کی، دونوں قیامت کے دن جہنم میں جائیں گے جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ یہ بدلہ جو ان کے انتظار میں ہے، یہی جزا ہے ان لوگوں کی جو اللہ تعالیٰ کی حدیں پامال کر کے خود پر ظلم کرنے والے ہیں۔

18 اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت کے مطابق عمل کرنے والو! اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرو۔ ہر انسان غور کرے کہ اس نے قیامت کے دن کے لیے کیا نیک عمل آگے بھیجا ہے اور اللہ سے ڈرو، بلاشبہ جو عمل تم کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔ تمھارے اعمال میں سے کچھ بھی اس سے چھپا نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان اعمال کی جزا دے گا۔

19 ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنھوں نے اللہ کے حکم نہ مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں کی مخالفت کر کے اس کو بھلا دیا، تو اللہ تعالیٰ نے بھی انھیں ان کی جانوں سے غافل کر دیا اور انھوں نے ایسے عمل نہ کیے جو انھیں اللہ کے غضب اور اس کی سزا سے نجات دلاتے۔ یہی لوگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے منہ پھیرنے والے ہیں جنھوں نے اللہ کے حکم نہ مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے نہ رک کر اللہ تعالیٰ کو بھلا دیا۔

20 دوزخ والے اور جنت والے برابر نہیں ہو سکتے بلکہ جس طرح دنیا میں ان کے اعمال مختلف ہیں، اسی طرح ان کی جزا بھی مختلف ہوگی۔ جنت والے جس کی طلب رکھتے ہیں، اسے پا کر اور جس کا انھیں ڈر رہتا ہے، اس سے بچ کر کامیاب ہونے والے ہیں۔

21 اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو اے رسول (ﷺ)! یقیناً آپ دیکھتے کہ پہاڑ اپنی مضبوطی اور سختی کے باوجود اللہ کے ڈر کی شدت سے عاجزی و انکساری کرتا اور پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو جاتا۔ اس کی وجہ قرآن کے جھنجوڑ دینے والے وعظ، وارننگ اور سخت سزا کی وعیدیں ہیں۔ یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ اپنی عقلوں کو کام میں لائیں اور ان نصیحتوں اور عبرتوں سے سبق سیکھیں جن پر اس کی آیات مشتمل ہیں۔

22، 23 وہ اللہ ہی ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ وہ چھپے اور ظاہر کو جاننے والا ہے، اس سے کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں۔ وہ دنیا و آخرت میں مہربانی کرنے والا، نہایت رحم کرنے والا ہے۔ اس کی رحمت تمام جہانوں پر وسیع ہے۔ وہ ایسا بادشاہ ہے جو ہر قسم کی کمزوری سے پاک اور بری ہے، ہر قسم کے عیب سے سالم و محفوظ، اپنے رسولوں کی کھلے معجزات دے کر تصدیق کرنے والا، اپنے بندوں کے اعمال پر نگران، سب پر ایسا غالب جس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا، ایسا زبردست جو اپنی طاقت سے ہر چیز پر حاوی ہے اور بڑائی والا ہے۔ اللہ تعالیٰ بری اور پاک ہے ان تمام بتوں اور دیگر چیزوں سے جنھیں مشرک اللہ کا شریک قرار دیتے ہیں۔

24 وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا جس نے ہر چیز پیدا کی، چیزوں کو وجود بخشا، وہی اپنی مرضی سے مخلوقات کی تصویر بنانے والا ہے۔ اسی پاک رب کے لیے اچھے اچھے نام ہیں جو اس کی اعلیٰ صفات پر مشتمل ہیں۔ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز اسے ہر قسم کے نقص سے پاک قرار دیتی ہے۔ وہ سب پر ایسا غالب ہے کہ اسے کوئی مغلوب نہیں کر سکتا جو اپنی تخلیق، شریعت سازی اور تقدیر میں کمال حکمت والا ہے۔

فوائد: ❀ مومن کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے توفیق ملنے کی علامت یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن حساب کتاب ہونے سے پہلے دنیا میں اپنا محاسبہ خود کرتا ہے۔

❀ قرآن سے عظیم پہاڑ کے بے حد متاثر ہونے کا بندوں کے لیے تذکرہ کرنے میں یہ پیغام ہے کہ وہ پہاڑ کی نسبت اس بات کے زیادہ حقدار ہیں کہ اس سے متاثر ہوں کیونکہ وہ کمزور ہیں۔

❀ اللہ تعالیٰ کے اسمائے گرامی: الخالق، الباریٔ اور المصور، مخلوق کی پیدائش کے مراحل کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اس نے پہلے ان کی تقدیر مقرر کی، پھر انھیں وجود بخشا اور پھر ان کی خاص صورت بنائی۔ ہر ایک مرحلے کو الگ الگ ذکر کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کا بقیہ موجود ہے۔

سورۃ الممتحنۃ مدنیۃ وھی ثلث عشرۃ اٰیۃ وفیھا رکوعان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ
اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَقَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ۚ يُخْرِجُوْنَ الرَّسُوْلَ
وَاِيَّاكُمْ اَنْ تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ رَبِّكُمْ ؕ اِنْ كُنْتُمْ خَرَجْتُمْ جِهَادًا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ
ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِيْ ۖ تُسِرُّوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ ۖ وَاَنَا اَعْلَمُ بِمَآ اَخْفَيْتُمْ وَمَآ
اَعْلَنْتُمْ ؕ وَمَنْ يَّفْعَلْهُ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ (1) اِنْ
يَّثْقَفُوْكُمْ يَكُوْنُوْا لَكُمْ اَعْدَآءً وَّيَبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ وَاَلْسِنَتَهُمْ
بِالسُّوْٓءِ وَوَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ (2) ؕ لَنْ تَنْفَعَكُمْ اَرْحَامُكُمْ وَلَآ اَوْلَادُكُمْ ۚ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۚ يَفْصِلُ بَيْنَكُمْ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ (3) قَدْ كَانَتْ لَكُمْ
اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْٓ اِبْرٰهِيْمَ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا
بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَمِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۫ كَفَرْنَا بِكُمْ وَبَدَا بَيْنَنَا
وَبَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَالْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗٓ اِلَّا
قَوْلَ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ وَمَآ اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ
مِنْ شَيْءٍ ؕ رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اَنَبْنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ (4)

معانقة 16 – عند المتاخرین 12 – السماع الوقف علی القیامۃ 12

سورۂ ممتحنہ مدنی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: ایمان والوں کو کافروں کی دوستی سے متنبہ کرنا۔

تفسیر: (1) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت کے مطابق عمل کرنے والو! تم میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تم ان سے دوستی اور محبت کرتے ہو جبکہ وہ تمھارے پاس تمھارے رسول ﷺ کے ہاتھ آئے ہوئے دین کے منکر ہیں۔ وہ رسول ﷺ کو ان کے گھر سے نکالتے ہیں اور اسی طرح خود تمھیں بھی تمھارے مکہ والے گھروں سے جلاوطن کرتے ہیں۔ وہ تمھارے بارے میں کسی قرابت اور رشتے داری کا ذرہ بھر لحاظ نہیں کرتے۔ اس کی کوئی وجہ بھی نہیں، بس اتنا ہے کہ تم اللہ پر ایمان لائے ہو جو تمھارا رب ہے۔ اگر تم میری راہ میں جہاد کے لیے اور میری رضامندی کی طلب میں نکلے ہو تو ایسا مت کرو۔ تم ان سے محبت کرتے ہوئے مسلمانوں کی باتیں خفیہ طریقے سے انھیں بتاتے ہو۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں جو تم اس میں سے چھپاتے ہو اور جو ظاہر کرتے ہو۔ مجھ سے کوئی چیز چھپی نہیں، نہ یہ معاملہ اور نہ اس کے علاوہ۔ جس نے کافروں سے یہ دوستی اور محبت رکھی تو وہ یقیناً راہِ راست سے ہٹ گیا، حق سے بھٹک گیا اور صحیح سمت کھو بیٹھا۔

(2) اگر وہ تم پر غلبہ پالیں تو اس دشمنی کو ظاہر کر دیں جو انھوں نے تمھارے لیے اپنے دلوں میں چھپا رکھی ہے، وہ تمھیں تکلیف دینے اور مارنے کے لیے تم پر دست درازی کریں اور گالی گلوچ اور برا بھلا کہہ کر زبان درازی شروع کر دیں اور یہ خواہش کرنے لگیں کہ تم بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کرو تاکہ تم انھی کی طرح ہو جاؤ۔

(3) اگر تم اپنے رشتے داروں اور اولاد کی خاطر کافروں سے دوستی کرو تو تمھارے رشتے دار اور اولاد تمھیں ہرگز نفع نہ دیں گے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمھیں جدا جدا کر دے گا۔ تم میں سے جو جنت کے حق دار ہوں گے، انھیں جنت میں داخل کرے گا اور جو جہنمی ہوں گے، انھیں آگ میں داخل کرے گا۔ پھر تم ایک دوسرے کو نفع نہیں پہنچا سکو گے۔ جو عمل تم کرتے ہو، اللہ تعالیٰ اسے خوب دیکھنے والا ہے۔ تمھارا کوئی عمل اس پاک ذات سے چھپا ہوا نہیں اور وہ ضرور تمھیں اس کی جزا دے گا۔

(4) اے مومنو! یقیناً تمھارے لیے ابراہیم علیہ السلام اور ان کے مومن ساتھیوں میں بہترین نمونہ ہے، جب انھوں نے اپنی کافر قوم سے کہا: بلاشبہ ہم تم سے اور جن بتوں کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، ان سے براءت اور بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ تم جس دین پر ہو، ہم اس کے منکر ہیں۔ ہمارے اور تمھارے درمیان دشمنی و نفرت ظاہر ہو چکی ہے یہاں تک کہ تم اکیلے اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ کرو۔ تم پر لازم ہے کہ تم بھی ان کی طرح اپنی کافر قوم سے براءت کا اظہار کرو۔ ہاں ابراہیم علیہ السلام نے جو بات اپنے باپ سے کہی تھی کہ میں اللہ تعالیٰ سے تیرے لیے بخشش مانگوں گا، تو اس میں تم نے ان کی پیروی نہیں کرنی کیونکہ ابراہیم علیہ السلام کی یہ بات اس وقت کی ہے جب ابھی وہ اپنے باپ سے ناامید نہیں ہوئے تھے۔ چنانچہ کسی مومن کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی مشرک کے لیے بخشش طلب کرے اور (ابراہیم علیہ السلام نے کہا:) میں تجھ سے اللہ کا عذاب کچھ بھی دور کرنے کا اختیار نہیں رکھتا۔ اے ہمارے رب! ہم نے اپنے تمام معاملات میں تجھ پر بھروسا کیا ہے اور توبہ کر کے تیری ہی طرف رجوع کیا ہے اور ہمیں تیری ہی طرف قیامت کے دن لوٹنا ہے۔

فوائد: ❀ مسلمانوں کی خبریں کافروں تک پہنچانا کبیرہ گناہ ہے۔

❀ کافروں کی مسلمانوں سے دشمنی اس قدر پختہ ہے کہ ان سے تعلق اور دوستی رکھنے پر بھی ان کی دشمنی کم نہیں ہوتی۔

❀ ابراہیم علیہ السلام کا اپنے باپ کے لیے بخشش کی دعا کرنا اس وعدے کی بنا پر تھا جو انھوں نے اپنے باپ سے کیا تھا۔ پھر اس کے حالتِ کفر پر مرنے کی وجہ سے جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کو اس سے منع کر دیا تو انھوں نے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرنی چھوڑ دی تھی۔

رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا ۚ إِنَّكَ أَنتَ
الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٥﴾ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيهِمْ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ
يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ ۚ وَمَن يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ ﴿٦﴾ ع 1 6 7
عَسَى اللَّهُ أَن يَجْعَلَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ الَّذِينَ عَادَيْتُم مِّنْهُم مَّوَدَّةً ۚ
وَاللَّهُ قَدِيرٌ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٧﴾ لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ
يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ أَن تَبَرُّوهُمْ وَ
تُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ﴿٨﴾ إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ
الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُم مِّن دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ
إِخْرَاجِكُمْ أَن تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَن يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ﴿٩﴾
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ ۖ
اللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَانِهِنَّ ۖ فَإِنْ عَلِمْتُمُوهُنَّ مُؤْمِنَاتٍ فَلَا تَرْجِعُوهُنَّ
إِلَى الْكُفَّارِ ۖ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ۖ وَآتُوهُم مَّا
أَنفَقُوا ۚ وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ أَن تَنكِحُوهُنَّ إِذَا آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ ۚ
وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ وَاسْأَلُوا مَا أَنفَقْتُمْ وَلْيَسْأَلُوا مَا
أَنفَقُوا ۚ ذَٰلِكُمْ حُكْمُ اللَّهِ ۖ يَحْكُمُ بَيْنَكُمْ ۚ وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿١٠﴾

⑤ اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کے لیے فتنہ نہ بنا، اس طرح کہ تو ان کو ہم پر مسلط کر دے اور پھر وہ کہیں: اگر یہ حق پر ہوتے تو ہمیں ان پر غلبہ نہ دیا جاتا۔ اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے۔ بلاشبہ تو سب پر ایسا غالب ہے جسے مغلوب نہیں کیا جا سکتا۔ تو اپنی تخلیق، شریعت سازی اور تقدیر میں کمال حکمت والا ہے۔

⑥ یہ جو بہترین ابراہیمی اسوہ ہے، اس کی پیروی صرف وہ شخص کرتا ہے جو دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ سے خیر کی امید رکھتا ہو اور جو کوئی اس بہترین نمونے سے منہ پھیر لے تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بے نیاز ہے۔ وہ ان کی اطاعت کا محتاج نہیں۔ وہ ہر حال میں قابلِ تعریف ہے۔

⑦ اے مومنو! ہوسکتا ہے عنقریب اللہ تعالیٰ تمھارے اور ان کافروں کے درمیان جو تمھارے دشمن ہیں، محبت پیدا کر دے، اس طرح کہ انھیں اسلام کی توفیق دے اور وہ تمھارے دینی بھائی بن جائیں اور اللہ تعالیٰ پوری طرح قادر ہے۔ وہ اس بات پر قدرت رکھتا ہے کہ ان کے دل ایمان کی طرف پھیر دے۔ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

⑧ اللہ تعالیٰ تمھیں ان لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے سے نہیں روکتا جنھوں نے تمھارے اسلام لانے کی وجہ سے تم سے لڑائی نہیں کی اور نہ تمھیں تمھارے گھروں سے نکالا اور نہ اللہ تمھیں ان کے ساتھ عدل وانصاف سے روکتا ہے کہ ان کے جو حقوق تمھارے ذمے ہیں وہ ادا نہ کرو۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ عدل کرنے والوں سے محبت کرتا ہے جو اپنے ساتھ اور اپنے اہل و عیال اور ماتحتوں کے ساتھ عدل کرتے ہیں۔

⑨ اللہ تعالیٰ تمھیں صرف ان لوگوں کے ساتھ دوستی اور محبت سے منع کرتا ہے جنھوں نے تمھارے ایمان کی وجہ سے تم سے لڑائی کی، تمھیں تمھارے گھروں سے نکالا اور تمھیں جلاوطن کرنے میں تعاون کیا۔ تم میں سے جن لوگوں نے ان کے ساتھ دوستی کی، وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی مخالفت کے باعث اپنے آپ کو ہلاکت کے گھاٹ اتار کر خود پر ظلم کرنے والے ہیں۔

⑩ اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! جب کافروں کے علاقے سے مومن عورتیں ہجرت کر کے مسلمانوں کے علاقے میں تمھارے پاس آئیں تو ان کے ایمان کی سچائی کے متعلق ان کا امتحان لو۔ اللہ تعالیٰ ان کے ایمان کے متعلق خوب جانتا ہے۔ اس سے ان کے دل کی کوئی بات چھپی ہوئی نہیں۔ پھر اگر امتحان کے بعد تمھیں ان کے ایمان دار ہونے کا یقین ہوجائے اور ان کی سچائی تمھارے لیے ظاہر ہوجائے تو انھیں ان کے کافر خاوندوں کے پاس واپس نہ بھیجو۔ مومن عورتوں کے لیے جائز نہیں کہ وہ کافروں سے شادی کریں اور نہ کافروں کے لیے مومن عورتوں سے شادی کرنا جائز ہے۔ ان کے کافر خاوندوں نے جو مہر ان پر خرچ کیے ہیں، وہ انھیں دے دو۔ اے ایمان والو! اگر تم ان کے حق مہر ادا کر دو تو ان کی عدت گزرنے کے بعد ان سے نکاح کرنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ جس کی بیوی کافر ہو یا اسلام سے مرتد ہوجائے تو وہ اسے نہ روکے کیونکہ اس کے کفر کی وجہ سے ان کا نکاح ختم ہو گیا ہے اور جو تم نے مہر کی صورت میں اپنی مرتد بیویوں پر خرچ کیا، وہ کافروں سے مانگ لو اور وہ بھی مسلمانوں سے اس مہر کا مطالبہ کرلیں جو انھوں نے اپنی مسلمان ہونے والی بیویوں پر خرچ کیا۔ یہ مذکورہ بات کہ دونوں طرف سے مہر واپس کیا جائے، اللہ کا حکم ہے۔ وہ پاک رب جیسے چاہے تمھارے درمیان فیصلہ کرے اور اللہ اپنے بندوں کے حالات اور اعمال سے خوب آگاہ ہے، ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ وہ اپنے بندوں کے لیے جو شریعت مقرر کرتا ہے، اس میں کمال حکمت والا ہے۔

فوائد: ❀ دل کو اللہ تعالیٰ کے دشمنی سے محبت اور کفر سے ایمان کی طرف پھیرنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بندوں کے دل اللہ پاک کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان ہیں، اس لیے بندے کو اس سے ایمان پر ثابت قدمی کی دعا کرنی چاہیے۔ ❀ جنگ کرنے والے اور صلح چاہنے والے کافروں کا حکم الگ الگ ہے۔ ❀ اہلِ کتاب کی عورتوں کے علاوہ دیگر کافر عورتوں سے نکاح کرنا اور اسے جاری رکھنا حرام ہے اور اسی طرح مسلمان عورت کا کافر سے از سرِنو نکاح کرنا یا پہلے سے موجود نکاح قائم رکھنا حرام ہے۔

وَاِنْ فَاتَكُمْ شَیْءٌ مِّنْ اَزْوَاجِكُمْ اِلَى الْكُفَّارِ فَعَاقَبْتُمْ فَاٰتُوا
الَّذِیْنَ ذَهَبَتْ اَزْوَاجُهُمْ مِّثْلَ مَاۤ اَنْفَقُوْا ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ
اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ﴿۱۱﴾ یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ
عَلٰۤی اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا
یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ
اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ
وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿۱۲﴾ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ قَدْ یَئِسُوْا مِنَ
الْاٰخِرَةِ كَمَا یَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾ ع

ع 2 7 8 — الصّف

سُوْرَةُ الصَّفِّ مَدَنِیَّةٌ وَهِیَ اَرْبَعَ عَشْرَةَ اٰیَةً وَفِیْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○
سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ۚ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱﴾
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۲﴾ كَبُرَ مَقْتًا
عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ﴿۳﴾ اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الَّذِیْنَ
یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِهٖ صَفًّا كَاَنَّهُمْ بُنْیَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴿۴﴾

(11) اگر بالفرض تمھاری کوئی بیوی مرتد ہو کر کافروں سے جا ملے اور تم کافروں سے اس کا مہر طلب کرو اور وہ نہ دیں، پھر تمھیں کافروں سے مالِ غنیمت ملے تو ان خاوندوں کو ان کے خرچ کیے ہوئے مہر کے برابر دے دو جن کی بیویاں مرتد ہو کر چلی گئی ہیں اور اس اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان رکھتے ہو، اس طرح کہ اس کے حکم مانو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچو۔

(12) اے نبی (ﷺ)! جب مومن عورتیں آپ سے بیعت کرنے آئیں، جیسا کہ فتح مکہ کے موقع پر ہوا، کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گی بلکہ صرف اسی کی عبادت کریں گی، چوری نہیں کریں گی، بدکاری نہیں کریں گی اور نہ اہلِ جاہلیت کی روش پر چلتے ہوئے اپنی اولاد کو قتل کریں گی، بدکاری کے ذریعے سے ہونے والی اپنی اولاد اپنے خاوندوں سے نہیں ملائیں گی اور کسی نیک کام میں آپ کی حکم عدولی نہیں کریں گی جیسے آپ نے نوحہ کرنے، سر کے بال مونڈنے اور گریبان چاک کرنے سے منع کیا، تو ایسی عورتوں سے آپ بیعت لے لیا کریں۔ جب وہ آپ سے بیعت کر لیں تو اس کے بعد آپ اللہ تعالیٰ سے ان کے گناہوں کی بخشش کی دعا کریں۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا اور ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

جب سورت کی ابتدا اللہ کے دشمنوں کے ساتھ دوستی کے خطرات سے آگاہ کرنے سے ہوئی تو اس کے اختتام پر بھی بطور تاکید اسی بات سے ڈرایا گیا، چنانچہ باری تعالیٰ نے فرمایا:

(13) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت کے مطابق عمل کرنے والو! تم ان لوگوں سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہوا اور جو آخرت پر یقین نہیں رکھتے بلکہ وہ دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرنے کی وجہ سے اس سے مایوس ہیں جس طرح وہ اپنے مُردوں کے دوبارہ اپنی طرف لوٹ کر آنے سے مایوس ہیں۔

سورۃ الصف مدنی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: اہلِ ایمان کو اللہ کے دین کی مدد پر ابھارنا۔

تفسیر: (1) آسمانوں اور زمین کی ساری چیزیں اللہ تعالیٰ کو ہر اس عیب سے پاک اور منزہ قرار دیتی ہیں جو اس کی شان کے لائق نہیں اور وہ سب پر ایسا غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آ سکتا۔ وہ اپنی تخلیق و تقدیر اور شریعت سازی میں کمال حکمت والا ہے۔

(2) اے اللہ پر ایمان لانے والو! تم کیوں کہتے ہو کہ ہم نے فلاں کام کیا، حالانکہ حقیقت میں تم نے وہ نہیں کیا ہوتا؟! جیسے تم میں سے کسی کا کہنا کہ میں نے اپنی تلوار سے لڑائی کی اور دشمن کو مارا، حالانکہ اس نے اپنی تلوار کے ساتھ لڑائی کی ہوتی ہے نہ مارا ہوتا ہے۔

(3) اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ نہایت قابلِ نفرت بات ہے کہ تم وہ کہو جو تم کرتے نہیں، لہٰذا مومن کو یہی زیب دیتا ہے کہ وہ اللہ کے ساتھ سچا ہو۔ اس کا فعل اس کے قول کی تصدیق کرے، یعنی اس کا عمل اس کے قول کے مطابق ہو۔

(4) بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان مومنوں سے محبت کرتا ہے جو اس کی رضا کی خاطر اس کی راہ میں ایک دوسرے کے شانہ بشانہ صفیں باندھ کر قتال کرتے ہیں گویا کہ وہ ایک مضبوط اور مربوط عمارت ہیں۔

فوائد: ❀ دین کی بات سننے اور اطاعت کرنے اور پرہیزگاری اختیار کرنے پر حاکمِ وقت کی بیعت کرنا مستحب ہے۔
❀ افعال میں سچائی اور قول و فعل میں مطابقت واجب ہے۔

وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِقَوْمِهِۦ يَٰقَوْمِ لِمَ تُؤْذُونَنِى وَقَد تَّعْلَمُونَ أَنِّى
رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُمْ ۖ فَلَمَّا زَاغُوٓا۟ أَزَاغَ ٱللَّهُ قُلُوبَهُمْ ۚ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى
ٱلْقَوْمَ ٱلْفَٰسِقِينَ ﴿٥﴾ وَإِذْ قَالَ عِيسَى ٱبْنُ مَرْيَمَ يَٰبَنِىٓ إِسْرَٰٓءِيلَ إِنِّى
رَسُولُ ٱللَّهِ إِلَيْكُم مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَىَّ مِنَ ٱلتَّوْرَىٰةِ وَمُبَشِّرًۢا
بِرَسُولٍ يَأْتِى مِنۢ بَعْدِى ٱسْمُهُۥٓ أَحْمَدُ ۖ فَلَمَّا جَآءَهُم بِٱلْبَيِّنَٰتِ قَالُوا۟
هَٰذَا سِحْرٌ مُّبِينٌ ﴿٦﴾ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ ٱفْتَرَىٰ عَلَى ٱللَّهِ ٱلْكَذِبَ وَهُوَ
يُدْعَىٰٓ إِلَى ٱلْإِسْلَٰمِ ۚ وَٱللَّهُ لَا يَهْدِى ٱلْقَوْمَ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿٧﴾ يُرِيدُونَ
لِيُطْفِـُٔوا۟ نُورَ ٱللَّهِ بِأَفْوَٰهِهِمْ وَٱللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِۦ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْكَٰفِرُونَ ﴿٨﴾
هُوَ ٱلَّذِىٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلْهُدَىٰ وَدِينِ ٱلْحَقِّ لِيُظْهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ
كُلِّهِۦ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْمُشْرِكُونَ ﴿٩﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ تِجَٰرَةٍ
تُنجِيكُم مِّنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿١٠﴾ تُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ وَتُجَٰهِدُونَ
فِى سَبِيلِ ٱللَّهِ بِأَمْوَٰلِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ ۚ ذَٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ إِن كُنتُمْ
تَعْلَمُونَ ﴿١١﴾ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا
ٱلْأَنْهَٰرُ وَمَسَٰكِنَ طَيِّبَةً فِى جَنَّٰتِ عَدْنٍ ۚ ذَٰلِكَ ٱلْفَوْزُ ٱلْعَظِيمُ ﴿١٢﴾
وَأُخْرَىٰ تُحِبُّونَهَا ۖ نَصْرٌ مِّنَ ٱللَّهِ وَفَتْحٌ قَرِيبٌ ۗ وَبَشِّرِ ٱلْمُؤْمِنِينَ ﴿١٣﴾

ع 1 9

جب اللہ تعالیٰ نے لڑائی کا ذکر کیا اور اپنی راہ میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح صف بستہ لڑنے والے مومنوں کی تعریف کی تو ساتھ ہی موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کی قوموں کا ذکر کیا جو اپنے رسولوں کی مخالفت پر قائم رہیں اور اس کا مقصد ایمان والوں کو اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت سے خبردار کرنا تھا، چنانچہ فرمایا:

(5) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! یاد کریں جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: اے میری قوم! تم میرے حکم کی مخالفت کر کے مجھے کیوں تکلیف دیتے ہو، حالانکہ تم جانتے ہو کہ میں تمھاری طرف اللہ کا رسول بن کر آیا ہوں؟! پھر جب وہ اس حق سے پھر گئے اور اس سے منہ موڑ لیا جو کہ موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس لائے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے دلوں کو حق اور ثابت قدمی سے محروم کر دیا۔ اللہ اس قوم کو حق قبول کرنے کی توفیق نہیں دیتا جو اس کی اطاعت سے نکلنے والی ہو۔ (6) اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ وقت یاد کریں جب عیسیٰ ابنِ مریم علیہما السلام نے کہا: اے بنی اسرائیل! بلاشبہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے تمھاری طرف اس تورات کی تصدیق کرنے کے لیے بھیجا ہے جو مجھ سے پہلے نازل ہوئی۔ میں رسولوں میں سے کوئی انوکھا نہیں ہوں۔ میں ایسے رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں جو میرے بعد آئیں گے جن کا نام احمد ہوگا، پھر جب عیسیٰ علیہ السلام ان کے پاس اپنی سچائی کے دلائل لا چکے تو انھوں نے کہا: یہ تو کھلا جادو ہے، اس لیے ہم اس کی پیروی نہیں کریں گے۔ (7) اس شخص سے زیادہ ظالم کوئی نہیں جس نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا کہ اس کے ساجھی بنا دیے جن کی وہ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتا ہے، حالانکہ اسے اللہ کی خالص توحید والے دین اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ان کی رشد و ہدایت کی توفیق نہیں دیتا جو شرک اور نافرمانیوں میں لگ کر خود پر ظلم کرنے والے ہوتے ہیں۔

(8) یہ جھٹلانے والے چاہتے ہیں کہ اپنے مونہوں سے نکلنے والی فاسد باتوں کے ذریعے سے اور حق کو بگاڑ کر پیش کر کے اللہ کے نور کو بجھا دیں مگر اللہ تعالیٰ ان کی ناکوں کے خاک آلود ہونے کے باوجود اپنے نور کو مکمل کرنے والا ہے، اس طرح کہ وہ اپنے دین کو زمین کے مشرقوں اور مغربوں میں نمایاں کرے گا اور اپنا کلمہ بلند کرے گا۔ (9) اللہ تعالیٰ ہی نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دینِ اسلام دے کر بھیجا جو رشد و ہدایت اور خیر و بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا دین ہے، نفع بخش علم اور عمل صالح پر مشتمل دین ہے، تاکہ مشرکوں کی ناک خاک آلود کر کے اسے تمام دینوں پر غالب کرے جو زمین میں اس دین کے غلبے کو ناپسند کرتے ہیں۔ (10) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! کیا میں تمھاری راہنمائی ایسی نفع بخش تجارت کی طرف کروں جو تمھیں دردناک عذاب سے نجات دے؟ (11) وہ نفع بخش تجارت یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ اور اس پاک رب کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے اپنے مال خرچ کر کے اور اپنی جانیں قربان کر کے اس کی راہ میں جہاد کرو۔ یہ مذکورہ عمل تمھارے لیے بہتر ہے، اگر تم جانتے ہو تو اس کی طرف جلدی کرو۔ (12) اس تجارت کا نفع یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے لیے تمھارے گناہ بخش دے گا اور تمھیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے محلات اور درختوں کے نیچے سے نہریں بہتی ہیں اور تمھیں ہمیشہ رہنے والی جنتوں کے ایسے صاف ستھرے گھروں میں داخل کرے گا جہاں سے کبھی نکلنا نہیں ہوگا۔ یہ مذکورہ جزا اور بدلہ ہی ایسی عظیم کامیابی ہے جس کا مقابلہ کوئی کامیابی نہیں کر سکتی۔ (13) اور اس تجارت کا ایک دوسرا فائدہ جسے تم پسند کرتے ہو، وہ جلد دنیا میں حاصل ہونے والا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمھارے دشمن کے خلاف تمھاری مدد کرے گا اور عنقریب تمھیں فتح عطا کرے گا، یعنی فتحِ مکہ وغیرہ۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! مومنوں کو دنیا میں مدد کی اور آخرت میں جنت کی صورت میں کامیابی کی خوشخبری دے دیں۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ نے بندے کے لیے خیر و شر کا راستہ واضح کر دیا ہے، اس کے باوجود اگر کوئی شخص گمراہی اور کجی کے راستے کا انتخاب کرے اور اللہ کے حضور توبہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے سزا کے طور پر مزید گمراہ اور ٹیڑھا کر دیتا ہے۔ ❀ پہلی نبوتوں میں ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بشارتیں اور خوشخبریاں آپ کی نبوت کی سچائی کی دلیل ہیں۔ ❀ دین کو غلبہ و قوت عطا کرنا اللہ تعالیٰ کا دستور ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے۔ ❀ کبھی اللہ تعالیٰ مومن کو جلد دنیا میں جزا دے دیتا ہے اور کبھی اس کی جزا آخرت کے لیے ذخیرہ کر لیتا ہے لیکن وہ پاک رب اسے ضائع نہیں کرتا۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْٓا اَنْصَارَ اللّٰهِ كَمَا قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ
لِلْحَوَارِيّٖنَ مَنْ اَنْصَارِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ
اللّٰهِ فَاٰمَنَتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَكَفَرَتْ طَّآئِفَةٌ ۚ
فَاَيَّدْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلٰى عَدُوِّهِمْ فَاَصْبَحُوْا ظٰهِرِيْنَ ﴿14﴾ 2 ع 10

سُوْرَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ
الْحَكِيْمِ ﴿1﴾ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ
وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ﴿2﴾ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿3﴾ ذٰلِكَ
فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ﴿4﴾ مَثَلُ
الَّذِيْنَ حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ
بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ
الظّٰلِمِيْنَ ﴿5﴾ قُلْ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْٓا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ لِلّٰهِ
مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿6﴾

(14) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! اللہ تعالیٰ کے اس دین کی مدد کرکے جو تمھارے رسول ﷺ تمھارے پاس لائے ہیں، اللہ کی مدد کرنے والے بن جاؤ جس طرح حواریوں نے اس وقت مدد کی جب عیسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا: کون اللہ کی راہ میں میری مدد کرے گا؟ تو انھوں نے فوراً جواب دیا: ہم اللہ کے مددگار ہیں، پھر بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لایا اور دوسرے گروہ نے ان کا انکار کیا، چنانچہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کے منکروں کے خلاف ان لوگوں کی مدد کی جو ان پر ایمان لائے تو وہ ان پر غالب آگئے۔

سورۃ الجمعہ مدنی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: اللہ تعالیٰ کا رسولِ اکرم ﷺ کے ذریعے سے اس امت پر احسان کرنا اور اسے فضیلت و برتری عطا فرمانا، نیز جمعہ کے دن کی فضیلت کا بیان۔

تفسیر: (1) آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کو ہر نقص و عیب والی ان صفات سے پاک قرار دیتی ہیں جو اس کی شان کے لائق نہیں۔ ساری سلطنت کا وہی یکتا اور اکیلا بادشاہ ہے جو ہر عیب سے پاک ہے۔ سب پر ایسا غالب ہے کہ کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا۔ اپنی تخلیق، شریعت سازی اور تقدیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(2) وہی ہے جس نے ان عربوں میں جو پڑھ سکتے تھے نہ لکھ سکتے تھے، انھی کی جنس سے ایک عظیم رسول ﷺ بھیجے جو ان کے سامنے ان آیتوں کی تلاوت کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ان پر نازل کیں اور وہ انھیں کفر اور برے اخلاق سے پاک صاف کرتے ہیں۔ انھیں قرآن کی تعلیم دیتے اور سنت سکھاتے ہیں اور بلاشبہ آپ ﷺ کے ان کی طرف بھیجے جانے سے پہلے وہ لوگ حق سے صاف بھٹکے ہوئے تھے، اس طرح کہ وہ بتوں کی عبادت کرتے، خون بہاتے اور رشتہ داریاں توڑتے تھے۔

(3) اللہ تعالیٰ نے یہ رسول ﷺ عرب قوم اور ان کے علاوہ دیگر لوگوں کی طرف بھی بھیجے ہیں جو ابھی تک نہیں آئے اور عنقریب آئیں گے اور وہ سب پر ایسا غالب ہے کہ اس پر کوئی غالب نہیں آسکتا جو اپنی تخلیق و شریعت سازی اور تقدیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(4) یہ مذکورہ امر، یعنی رسول ﷺ کا عرب اور دیگر لوگوں کی طرف بھیجا جانا، اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، وہ جسے چاہے دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ عظیم احسان کرنے والا ہے۔ اس کے احسان عظیم میں سے اس امت کے رسول ﷺ کو پوری انسانیت کی طرف بھیجنا بھی ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے رسولِ اکرم ﷺ کی بعثت اور نزولِ قرآن کی صورت میں اپنے احسان کا ذکر کیا تو ساتھ ہی موسیٰ علیہ السلام کے بعض ایسے پیروکاروں کا ذکر کر دیا جنھوں نے تورات میں موجود احکام پر عمل کرنے سے منہ پھیرا اور اس کا مقصد اس امت کو ان کے نقش قدم پر چلنے سے روکنا تھا، چنانچہ فرمایا:

(5) جن یہودیوں کو تورات کے احکام کا پابند کیا گیا تھا، پھر انھوں نے ان حکموں کو نظر انداز کر دیا جن کو بجالانے کے وہ پابند تھے، ان کی مثال اس گدھے کی طرح ہے جو بہت زیادہ کتابیں اٹھائے ہوئے ہو۔ وہ نہیں جانتا کہ اس پر کیا لدا ہے، کتابیں ہیں یا کوئی اور چیز؟ نہایت بری مثال ہے ان لوگوں کی جنھوں نے اللہ کی آیتوں کو جھٹلایا۔ اور اللہ تعالیٰ ظالم قوم کو حق تک رسائی کی توفیق نہیں دیتا۔

(6) اے رسول (ﷺ)! آپ کہہ دیں: تورات میں تحریف اور ردوبدل کے بعد بھی یہودیت پر قائم رہنے والو! اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تم اللہ کے پیارے ہو اور باقی لوگوں کو چھوڑ کر اس نے تمھیں دوستی کا شرف بخشا ہے تو پھر تم موت کی تمنا کرو تاکہ جو عزت اللہ تعالیٰ نے تمھارے خیال کے مطابق تمھارے لیے خاص کی ہے، وہ تمھیں دے۔ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ باقی لوگوں کو چھوڑ کر صرف تم اللہ کے دوست ہو تو ایسا کرو۔

فوائد: ❀ نبیٔ اکرم ﷺ کا تمام انسانیت بالخصوص عربوں پر بہت بڑا احسان ہے جبکہ وہ سب جاہلیت اور گمراہی میں ڈوبے ہوئے تھے۔ ❀ ہدایت صرف اکیلے اللہ کے فضل و احسان سے ملتی ہے، اسی سے مانگنی چاہیے اور اسی کی اطاعت کے ذریعے سے حاصل کرنی چاہیے۔ ❀ یہود کے اس دعوے کو جھٹلایا گیا کہ وہ اللہ کے دوست ہیں، اس طرح کہ انھیں چیلنج دیا گیا کہ اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو مرنے کی آرزو کریں کیونکہ دوست تو اپنے دوست کی ملاقات کا شوق رکھتا ہے۔

وَلَا يَتَمَنَّوْنَهٗٓ اَبَدًۢا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝۷
قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِيْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِيْكُمْ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ
1 ع 8 11 اِلٰى عٰلِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝۸ يٰٓاَيُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى
ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝۹ فَاِذَا
قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝۱۰ وَاِذَا رَاَوْا تِجَارَةً اَوْ لَهْوَا
انْفَضُّوْٓا اِلَيْهَا وَتَرَكُوْكَ قَاۗىِٕمًا ۭ قُلْ مَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ اللَّهْوِ
2 ع 3 12 وَمِنَ التِّجَارَةِ ۭ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۝۱۱

سُوْرَةُ الْمُنٰفِقُوْنَ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ اِحْدٰى عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اِذَا جَاۗءَكَ الْمُنٰفِقُوْنَ قَالُوْا نَشْهَدُ اِنَّكَ لَرَسُوْلُ اللّٰهِ ۘ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ (وقف لازم)
اِنَّكَ لَرَسُوْلُهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ ۝۱ اِتَّخَذُوْٓا
اَيْمَانَهُمْ جُنَّةً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۭ اِنَّهُمْ سَاۗءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝۲
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا فَطُبِعَ عَلٰي قُلُوْبِهِمْ فَهُمْ لَا يَفْقَهُوْنَ ۝۳

(7) وہ کبھی موت کی خواہش نہیں کریں گے بلکہ اپنے کفر، گناہوں، ظلم اور تورات میں تحریف وتبدیلی کی وجہ سے ہمیشہ اس دنیا میں رہنے کی تمنا کریں گے اور اللہ تعالیٰ ظالموں کو خوب جاننے والا ہے، اس سے ان کا کوئی عمل چھپا ہوا نہیں اور وہ ضرور انھیں ان کی جزا وسزا دے گا۔

(8) اے رسول (ﷺ)! ان یہودیوں سے کہہ دیں: بلا شبہ وہ موت جس سے تم دور بھاگتے ہو، جلد یا بدیر ہر صورت میں تم اس سے دوچار ہونے والے ہو، پھر قیامت کے دن تم اللہ کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو چھپے اور ظاہر کو جاننے والا ہے۔ ان دونوں میں سے کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں اور وہ تمھیں ہر اس عمل کی خبر دے گا جو تم دنیا میں کرتے تھے اور اس کی جزا بھی دے گا۔

(9) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! جب مؤذن جمعہ کے دن خطیب کے منبر پر بیٹھنے کے بعد نماز کے لیے اذان دے تو خطبے اور نماز میں حاضر ہونے کے لیے مسجدوں کی طرف دوڑو اور خرید وفروخت چھوڑ دو تاکہ تم اس میں مشغول رہ کر اللہ تعالیٰ کی اطاعت سے محروم نہ رہو۔ اے ایمان والو! یہ جلد از جلد نماز کی طرف آنے اور جمعے کی نماز کے لیے اذان کے بعد خرید وفروخت چھوڑ دینے کا جو حکم دیا جا رہا ہے، یہ تمھارے لیے بہت بہتر ہے اگر تمھیں اس کا علم ہو، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے تمھیں جو حکم دیا ہے، اس پر عمل کرو۔

(10) پھر جب تم جمعہ کی نماز سے فارغ ہو جاؤ تو رزقِ حلال کی تلاش اور اپنے کام کاج کے سلسلے میں زمین میں پھیل جاؤ اور حلال کمائی اور جائز منافع کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو اور رزق کی تلاش کے دوران میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرو۔ تمھاری تلاشِ رزق تمھیں اللہ کا ذکر بھلا نہ دے تاکہ اس کامیابی کو پا سکو جو تمھیں پسند ہے اور جس آخرت کی پکڑ کا تمھیں ڈر رہتا ہے، اس سے نجات پاؤ۔

(11) اے رسول (ﷺ)! بعض مسلمان جب کوئی سودا یا کھیل تماشا دیکھتے ہیں تو منتشر ہو کر اس کی طرف دوڑ جاتے ہیں اور آپ کو منبر پر کھڑا چھوڑ جاتے ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں جو نیک اعمال کی جزا ہے، وہ اس تجارت اور کھیل کود سے بہت بہتر ہے جس کی طرف تم نکلے تھے اور اللہ تعالیٰ بہترین رزق دینے والا ہے۔

سورۃ المنافقون مدنی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: منافقوں کی حقیقت اور ان سے خبردار رہنے کا بیان۔

تفسیر: (1) اے رسول (ﷺ)! جب آپ کی مجلس میں منافق حاضر ہوتے ہیں جو اسلام کا اظہار کرتے اور دل میں کفر چھپاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں: ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ یقیناً اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں اور اللہ جانتا ہے کہ بلا شبہ آپ واقعی اس کے سچے رسول ہیں جبکہ اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق اپنے اس دعوے میں سو فیصد جھوٹے ہیں کہ وہ دل کی گہرائی سے آپ کے رسول ہونے کی گواہی دیتے ہیں۔

(2) وہ اپنے ایمان کا دعویٰ ثابت کرنے کے لیے جو قسمیں کھاتے ہیں، ان قسموں کو انھوں نے قتل اور قید سے بچنے کے لیے آڑ اور ڈھال بنایا ہوا ہے۔ وہ شکوک وشبہات اور غلط فہمیاں پھیلا کر لوگوں کو ایمان سے روکتے ہیں۔ بلا شبہ ان کا منافقانہ کردار اور جھوٹی قسمیں کھانا نہایت برا عمل ہے۔

(3) یہ اس لیے ہے کہ انھوں نے ایمان لانے میں منافقت اختیار کی ہے اور ایمان ان کے دلوں تک نہیں پہنچا۔ انھوں نے خفیہ طور پر اللہ کے ساتھ کفر کیا تو اس نے ان کے کفر کے باعث ان کے دلوں پر مہر لگا دی تو ان میں ایمان داخل نہ ہو سکا، چنانچہ وہ اس مہر لگنے کی وجہ سے ایسی کوئی بات سمجھ نہیں پاتے جس میں ان کی اصلاح اور ہدایت ہو۔

فوائد: ❀ جمعے کی اذان کے بعد جمعہ ادا کرنے کے لیے آنا فرض ہے اور سوائے کسی شرعی عذر کے دنیا کے کاموں میں مشغول رہنا حرام ہے۔

❀ منافقوں سے آگاہی کے لیے ایک سورت خاص کرنا، ان کے خطرات سے خبردار کرنے اور ان کے خفیہ معاملات سے آگاہ کرنے کے لیے ہے۔

وَاِذَا رَاَیۡتَهُمۡ تُعۡجِبُكَ اَجۡسَامُهُمۡ ؕ وَاِنۡ یَّقُوۡلُوۡا تَسۡمَعۡ لِقَوۡلِهِمۡ ؕ كَاَنَّهُمۡ
خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ یَحۡسَبُوۡنَ كُلَّ صَیۡحَةٍ عَلَیۡهِمۡ ؕ هُمُ الۡعَدُوُّ فَاحۡذَرۡهُمۡ ؕ
قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ اَنّٰی یُؤۡفَكُوۡنَ ﴿۴﴾ وَاِذَا قِیۡلَ لَهُمۡ تَعَالَوۡا یَسۡتَغۡفِرۡ لَكُمۡ رَسُوۡلُ
اللّٰهِ لَوَّوۡا رُءُوۡسَهُمۡ وَرَاَیۡتَهُمۡ یَصُدُّوۡنَ وَهُمۡ مُّسۡتَكۡبِرُوۡنَ ﴿۵﴾ سَوَآءٌ
عَلَیۡهِمۡ اَسۡتَغۡفَرۡتَ لَهُمۡ اَمۡ لَمۡ تَسۡتَغۡفِرۡ لَهُمۡ ؕ لَنۡ یَّغۡفِرَ اللّٰهُ لَهُمۡ ؕ اِنَّ
اللّٰهَ لَا یَهۡدِی الۡقَوۡمَ الۡفٰسِقِیۡنَ ﴿۶﴾ هُمُ الَّذِیۡنَ یَقُوۡلُوۡنَ لَا تُنۡفِقُوۡا
عَلٰی مَنۡ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَنۡفَضُّوۡا ؕ وَلِلّٰهِ خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ
وَالۡاَرۡضِ وَلٰكِنَّ الۡمُنٰفِقِیۡنَ لَا یَفۡقَهُوۡنَ ﴿۷﴾ یَقُوۡلُوۡنَ لَئِنۡ رَّجَعۡنَاۤ
اِلَی الۡمَدِیۡنَةِ لَیُخۡرِجَنَّ الۡاَعَزُّ مِنۡهَا الۡاَذَلَّ ؕ وَلِلّٰهِ الۡعِزَّةُ وَلِرَسُوۡلِهٖ
وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَلٰكِنَّ الۡمُنٰفِقِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ﴿۸﴾ ع یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا (ع 1 8 13)
لَا تُلۡهِكُمۡ اَمۡوَالُكُمۡ وَلَاۤ اَوۡلَادُكُمۡ عَنۡ ذِكۡرِ اللّٰهِ ۚ وَمَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِكَ
فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الۡخٰسِرُوۡنَ ﴿۹﴾ وَاَنۡفِقُوۡا مِنۡ مَّا رَزَقۡنٰكُمۡ مِّنۡ قَبۡلِ اَنۡ
یَّاۡتِیَ اَحَدَكُمُ الۡمَوۡتُ فَیَقُوۡلَ رَبِّ لَوۡلَاۤ اَخَّرۡتَنِیۡۤ اِلٰۤی اَجَلٍ
قَرِیۡبٍ ۙ فَاَصَّدَّقَ وَاَكُنۡ مِّنَ الصّٰلِحِیۡنَ ﴿۱۰﴾ وَلَنۡ یُّؤَخِّرَ اللّٰهُ
نَفۡسًا اِذَا جَآءَ اَجَلُهَا ؕ وَاللّٰهُ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۱﴾ ع (ع 2 3 14)

(4) اے دیکھنے والے! جب تو انھیں دیکھے گا تو ان کی ہیئت اور شکل وصورت تجھے بھلی لگے گی کیونکہ وہ بڑے خوشحال اور نعمتوں میں ہیں اور اگر وہ بات کریں تو ان کی بلاغت کی وجہ سے تُو ان کی بات غور سے سنے گا۔ اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! وہ آپ کی مجلس میں ایسے بیٹھتے ہیں جیسے دیوار میں گاڑی ہوئی لکڑیاں ہوں۔ وہ کچھ سمجھتے ہیں نہ بات یاد رکھتے ہیں۔ وہ اپنے اندر موجود بزدلی کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ ہر آواز کا رخ ان کی طرف ہے۔ یہی اصل میں دشمن ہیں، لہٰذا اے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! ان سے بچ کر رہیں کہ وہ آپ کا کوئی بھید کھول دیں یا آپ کے خلاف کوئی سازش کریں۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو ان پر، وہ اتنے واضح دلائل اور روشن ثبوتوں کے باوجود ایمان سے کہاں پھرے جاتے ہیں؟! (5) جب ان منافقوں سے کہا جاتا ہے کہ تم سے جو کچھ ہوا ہے، آ کر اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اس کی معذرت کرلو، وہ تمھارے لیے اللہ تعالیٰ سے تمھارے گناہوں کی بخشش کی درخواست کریں گے تو ٹھٹھا اڑا کر اور حقارت سے اپنے سر موڑ لیتے ہیں۔ آپ انھیں دیکھیں گے کہ جو حکم انھیں دیا گیا، اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور حق قبول کرنے اور اس کے سامنے جُھک جانے سے تکبر کرتے ہیں۔ (6) اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا ان کے لیے گناہوں کی بخشش طلب کرنا اور ان کے لیے معافی نہ مانگنا برابر ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لیے ان کے گناہ ہرگز نہیں بخشے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنی اطاعت سے نکلنے والی اور اپنی نافرمانیوں پر اصرار کرنے والی قوم کو ہدایت کی توفیق نہیں دیتا۔ (7) یہی ہیں جو کہتے ہیں کہ جو فقراء اور مدینے کے آس پاس کے دیہاتی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہیں، ان پر اپنے مال خرچ نہ کرو، تاکہ وہ آپ کو چھوڑ کر بکھر جائیں، حالانکہ آسمانوں اور زمین کے خزانے صرف اکیلے اللہ کے پاس ہیں، جنھیں وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہے عطا فرما دیتا ہے، لیکن منافق یہ نہیں جانتے کہ رزق کے خزانے صرف اس پاک ذات کے ہاتھ میں ہیں۔

(8) ان کا بڑا چودھری عبداللہ بن اُبی کہتا ہے کہ اگر ہم مدینے واپس گئے تو عزت والے ضرور ذلت والوں کو وہاں سے نکال دیں گے۔ عزت والوں سے مراد وہ خود کو اور اپنی قوم کو لے رہا تھا اور ذلت والوں سے اس کا اشارہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کی طرف تھا حالانکہ عزت تو صرف اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور اہلِ ایمان کے لیے ہے، عبداللہ بن اُبی اور اس کے ساتھیوں کے لیے نہیں، لیکن منافق یہ نہیں جانتے کہ بلاشبہ عزت اللہ تعالیٰ، اس کے رسول اور ایمان والوں ہی کے لیے ہے۔

جب اللہ تعالیٰ نے منافقوں کی خواہش کا ذکر کیا کہ وہ چاہتے ہیں کہ لوگ اللہ کی راہ میں خرچ نہ کریں اور ان کا مقصد یہ ہے کہ اس طرح (نادار) لوگ اللہ کے دین سے دور رہیں گے تو اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو بخل سے ڈرایا اور انھیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا حکم دیا، چنانچہ فرمایا:

(9) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! تمھارے مال اور تمھاری اولادیں تمھیں نماز اور اسلام کے دیگر فرائض سے غافل نہ کر دیں۔ جسے اس کے مال اور اولاد نے ان فرائض و واجبات سے غافل کر دیا جو اللہ تعالیٰ نے نماز وغیرہ کی صورت میں اس پر ضروری قرار دیے ہیں تو یہی لوگ صحیح معنوں میں نقصان اٹھانے والے ہیں جنھوں نے اپنے آپ کو اور اپنے اہل خانہ کو قیامت کے دن نقصان میں ڈال لیا۔

(10) ان مالوں میں سے خرچ کرو جو اللہ تعالیٰ نے تمھیں بطور رزق دیے ہیں، اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آ جائے، پھر وہ اپنے رب سے کہے: اے میرے رب! تو مجھے تھوڑی دیر کی مہلت کیوں نہیں دیتا کہ میں اپنا مال اللہ کی راہ میں صدقہ کروں اور اللہ کے نیک بندوں میں سے ہو جاؤں جن کے عمل نیک ہوتے ہیں۔

(11) جب کسی انسان کا مقررہ وقت آ جاتا ہے اور اس کی عمر ختم ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ہرگز مہلت نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے جو عمل تم کرتے ہو۔ تمھارے اعمال میں سے کچھ بھی اس سے چھپا ہوا نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان کی جزا دے گا۔ اگر عمل اچھے ہوئے تو جزا بھی اچھی اور اگر عمل برے ہوئے تو جزا بھی بری۔

فوائد: ❀ اصل اعتبار باطن کی اصلاح کا ہے، صرف ظاہری جمال اور خوبصورت گفتگو کا کوئی اعتبار نہیں۔ ❀ نصیحت سے منہ پھیرنا اور تکبر کرنا منافقوں کا طرزِ عمل ہے۔ ❀ دین کے دشمنوں کا ایک ہتھیار یہ ہے کہ وہ مسلمانوں پر معاشی پابندیاں عائد کرتے ہیں۔ ❀ مال و دولت اور اولاد اگر اللہ تعالیٰ کی یاد سے غافل کرے تو نہایت خطرناک ہے۔

سُوْرَةُ التَّغَابُنِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانِ عَشْرَةَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ ۡ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝١ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ
فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝٢
خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ
وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝٣ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ
مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ ۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝٤
اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۡ فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝٥ ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ
بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ۡ فَكَفَرُوْا وَتَوَلَّوْا وَّاسْتَغْنَى
اللّٰهُ ۭ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝٦ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ
يُّبْعَثُوْا ۭ قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا
عَمِلْتُمْ ۭ وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝٧ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ
وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ۭ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝٨

سورۃ التغابن مدنی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: اس چیز سے خبردار کرنا جس کی وجہ سے قیامت کے دن نقصان اور ندامت وشرمندگی لاحق ہوگی۔

تفسیر: (1) آسمانوں کی ہر چیز اور زمین کی تمام مخلوقات اللہ تعالیٰ کو نقص والی ہر بات سے پاک اور صاف قرار دیتی ہیں جو اس کی شان کے لائق نہیں۔ صرف اسی کی بادشاہی ہے۔ اس کے سوا کوئی بادشاہ نہیں۔ اچھی تعریف کا حقدار بھی وہی ہے اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز بے بس نہیں کر سکتی۔

(2) اے لوگو! وہی ہے جس نے تمھیں پیدا کیا، پھر تم میں سے کچھ اس کے منکر ہو گئے اور ان کا ٹھکانا آگ ہے۔ تم میں سے کچھ اس پر ایمان لائے اور ان کا ٹھکانا جنت ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب دیکھتا ہے جو عمل تم کرتے ہو، اس سے تمھارے اعمال میں سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان اعمال کی جزا وسزا دے گا۔

(3) اس نے آسمانوں اور زمین کو بامقصد پیدا کیا اور انھیں بے مقصد تخلیق نہیں کیا۔ اے لوگو! اس نے تمھاری صورتیں بنائیں تو اپنے فضل واحسان سے تمھیں نہایت خوبصورت بنایا اور اگر اللہ چاہتا تو تمھیں بدصورت بنا دیتا۔ قیامت کے دن تمھیں صرف اسی کی طرف لوٹنا ہے، پھر وہ تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے گا۔ اگر عمل اچھے ہوئے تو جزا بھی اچھی اور اگر عمل برے ہوئے تو جزا بھی بری۔

(4) وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور اسے بھی جانتا ہے جو کچھ زمین میں ہے۔ جو اعمال تم چھپاتے ہو، وہ بھی اس کے علم میں ہیں اور جو ظاہر کرتے ہو، انھیں بھی جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ سینوں میں چھپے ہر خیر یا شر کو بھی جانتا ہے۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔

(5) اے مشرکو! کیا تمھارے پاس ان جھٹلانے والی امتوں کی خبریں نہیں آئیں جو تم سے پہلے تھیں، جیسے قومِ نوح، قومِ عاد اور ثمود وغیرہ۔ ان سب نے اپنے کفر کی سزا دنیا ہی میں پالی اور ان کے لیے آخرت میں بھی دردناک عذاب ہے؟! کیوں نہیں، یقیناً تمھارے پاس ان کی خبریں آچکی ہیں، لہٰذا ان کے انجام سے عبرت پکڑو اور اللہ کے حضور توبہ کرو اس سے پہلے کہ تم پر بھی ویسا عذاب آجائے جیسا ان پر آیا تھا۔

(6) یہ عذاب جو ان پر آیا، صرف اس وجہ سے آیا کہ ان کے پاس اللہ کی طرف سے ان کے رسول روشن دلائل اور واضح معجزات لے کر آئے تو انھوں نے کسی بشر کے رسول ہونے کا انکار کرتے ہوئے کہا: کیا بشر حق کی طرف ہماری راہنمائی کریں گے؟! چنانچہ انھوں نے کفر کیا اور ان پر ایمان لانے سے منہ موڑ لیا تو انھوں نے اللہ تعالیٰ کا کچھ نہ بگاڑا۔ اللہ تعالیٰ تو ان کے ایمان اور اطاعت سے بے نیاز ہے کیونکہ ان کی اطاعت اس کی کسی چیز میں اضافہ نہیں کر سکتی۔ اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے، اسے اپنے بندوں کی محتاجی نہیں۔ وہ اپنے اقوال وافعال میں تعریف کیا گیا ہے۔

(7) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے والوں نے گمان کر لیا کہ اللہ تعالیٰ ان کی موت کے بعد انھیں زندہ کر کے نہیں اٹھائے گا۔ اے رسول (ﷺ)! قبروں سے دوبارہ اٹھائے جانے کے ان منکروں سے کہہ دیں: کیوں نہیں، میرے رب کی قسم! تمھیں قیامت کے دن ضرور اٹھایا جائے گا، پھر تمھیں ان اعمال کی ضرور خبر دی جائے گی جو تم دنیا میں کرتے رہے۔ یہ دوبارہ اٹھانا اللہ تعالیٰ کے لیے نہایت آسان ہے۔ یقیناً اس نے تمھیں پہلی بار پیدا کیا اور وہ اس بات پر بھی قادر ہے کہ تمھیں تمھارے مرنے کے بعد حساب کتاب اور جزا وسزا کے لیے قبروں سے زندہ کر کے اٹھائے۔

(8) لہٰذا اے لوگو! اللہ تعالیٰ پر ایمان لاؤ، اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس قرآن پر ایمان لاؤ جو ہم نے اپنے رسول پر نازل کیا۔ اللہ تعالیٰ ان اعمال سے پوری طرح باخبر ہے جو تم کرتے ہو۔ تمھارے اعمال میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہ ضرور تمھیں ان کی جزا وسزا دے گا۔

فوائد: ❀ اللہ تعالیٰ کی قضا وقدر سے لوگ دو حصوں میں تقسیم ہیں: بدبخت اور خوش نصیب۔

❀ نیک عمل کرنے میں مددگار امور میں یہ بات بھی شامل ہے کہ انسان قیامت کے دن لوگوں کے خسارے اور نقصان کو ذہن نشین رکھے۔

يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۗ وَمَنْ يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ
وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۗ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴿٩﴾ وَ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۗ
1 ع 10 15 وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿١٠﴾ مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۗ وَمَنْ الثلثة
يُّؤْمِنْ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ۗ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ﴿١١﴾ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ
اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰى رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ﴿١٢﴾
اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۗ وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴿١٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ۚ
وَاِنْ تَعْفُوْا وَتَصْفَحُوْا وَتَغْفِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤﴾ اِنَّمَآ
اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۗ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗٓ اَجْرٌ عَظِيْمٌ ﴿١٥﴾ فَاتَّقُوا
اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ۗ
وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿١٦﴾ اِنْ
تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۗ وَاللّٰهُ
2 ع 8 16 شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ﴿١٧﴾ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿١٨﴾

(9) اے رسول (ﷺ)! اس دن کو یاد کریں جس روز اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمھیں جمع کرے گا تاکہ تمھیں تمھارے اعمال کی جزا دے۔ وہ دن ہے جس میں کافروں کا خسارہ اور نقصان ظاہر ہو جائے گا، اس طرح کہ ایمان والے جنت میں ان جگہوں کے وارث بن جائیں گے جو دوزخیوں کے لیے بنائی گئی تھیں (اگر وہ نیک اعمال کرتے) اور دوزخ والے آگ میں ان جگہوں کو سنبھال لیں گے جو جنتیوں کے لیے تیار کی گئی تھیں (اگر وہ دوزخیوں والے اعمال کرتے۔) جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کی برائیاں ختم کر دے گا اور اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے محلات اور درختوں کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ انھیں وہاں سے نکالا جائے گا نہ ان کی نعمتوں کا سلسلہ ٹوٹے گا۔ یہ جو کچھ وہ پائیں گے، یہی عظیم کامیابی ہے جس کا مقابلہ دوسری کوئی کامیابی نہیں کر سکتی۔ (10) جن لوگوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور ہماری ان آیتوں کو جھٹلایا جو ہم نے اپنے رسول ﷺ پر نازل کیں، وہی لوگ دوزخی ہیں جو ہمیشہ اس میں رہیں گے اور ان کا ٹھکانا نہایت برا ہے۔ (11) اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر کے بغیر کسی انسان کو اس کی جان، مال اور اولاد کے حوالے سے کوئی مصیبت نہیں آ سکتی۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کی قضا و قدر پر ایمان رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو اپنے احکام تسلیم کرنے اور اپنے فیصلوں پر راضی رہنے کی توفیق دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے، اس سے کوئی چیز چھپی نہیں۔ (12) اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول ﷺ کی بات مانو۔ اگر تم نے اس سے منہ پھیرا جو اس کا رسول تمھارے پاس لایا ہے تو اس منہ پھیرنے کا گناہ بھی تمھیں ہی ہوگا۔ ہمارے رسول ﷺ کے ذمے تو صرف وہ حکم پہنچانا ہے جس کے پہنچانے کا ہم نے اسے حکم دیا ہے اور وہ اس نے تمھیں پہنچا دیا ہے۔ (13) اللہ تعالیٰ ہی معبود برحق ہے۔ اس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ اہلِ ایمان کو اپنے تمام معاملات میں صرف اللہ تعالیٰ پر بھروسا اور اعتماد کرنا چاہیے۔ (14) اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! بلاشبہ تمھاری بیویوں اور اولاد میں سے بعض تمھارے دشمن ہیں کیونکہ وہ تمھیں اللہ کے ذکر اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے غافل اور سست کر دیتے ہیں، لہٰذا ان سے ہوشیار رہنا، کہیں وہ تم پر اثر انداز نہ ہوں۔ اگر تم ان کی کوتاہیوں سے درگزر کرو اور ان پر زیادہ تو جہ نہ دو اور ان سے چشم پوشی کرو تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ تمھارے لیے تمھارے گناہ معاف کر دے گا اور تم پر رحم کرے گا۔ جس طرح کا عمل ہو، اس کی جزا بھی ویسی ہی ہوتی ہے۔ (15) تمھارے مال اور تمھاری اولاد تو سراسر تمھاری آزمائش اور امتحان کے لیے ہیں، اس لیے کبھی وہ تمھیں حرام کمانے پر اکساتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت چھوڑنے پر مجبور کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے پاس اس شخص کے لیے عظیم ثواب ہے جس نے اس کی اطاعت کو اولاد کی اطاعت اور مال میں مشغول رہنے پر ترجیح دی اور یہ عظیم جزا اور ثواب اسے جنت کی صورت میں ملے گا۔ (16) لہٰذا جس حد تک اللہ کی اطاعت ممکن اور تمھارے بس میں ہو، اس کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈرو اور بات سنو، نیز اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرو اور جو مال اللہ تعالیٰ نے تمھیں عطا کیے ہیں، انھیں خیر کے کاموں میں خرچ کرو۔ جنھیں اللہ تعالیٰ اپنے نفس کے لالچ سے محفوظ رکھے، وہی لوگ اپنا مطلوب پانے میں کامیاب ہونے والے ہیں اور جس چیز سے وہ ڈرتے ہیں، اس سے نجات پانے والے ہیں۔ (17) اگر تم اللہ تعالیٰ کو قرضِ حسنہ دو، اس طرح کہ اپنے کچھ مال اس کی راہ میں خرچ کرو تو وہ تمھارے لیے اجر بڑھاتا جائے گا، کہ ایک نیکی کا اجر دس گنا سے سات سو گنا تک بلکہ اس سے بھی کئی گنا بڑھا دے گا اور تمھارے لیے تمھارے گناہوں سے درگزر فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ بہت قدردان ہے جو تھوڑے عمل پر بہت زیادہ اجر دیتا ہے۔ ایسا نرم دل اور حوصلے والا ہے جو جلد سزا نہیں دیتا۔ (18) اللہ پاک ہر چھپی چیز کو جانتا ہے اور ہر ظاہر کا جاننے والا ہے۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔ وہ سب پر ایسا غالب ہے کہ اس پر کوئی غالب نہیں آ سکتا، اپنی تخلیق، شریعت سازی اور تقدیر میں کمال حکمت والا ہے۔

فوائد: ❀ رسولوں کی ذمے داری اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانا ہے اور جہاں تک ہدایت کا تعلق ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ ❀ تقدیر پر ایمان سے اطمینان و سکون اور ہدایت نصیب ہوتی ہے۔ ❀ انسان کو انھی چیزوں کا پابند بنایا گیا ہے جو اس کے دائرۂ اختیار میں ہیں۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے والے کے لیے کئی گنا ثواب ہے۔

سُورَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا
الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ
اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۭ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۭ وَمَنْ يَّتَعَدَّ
حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۭ لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ
اَمْرًا (1) فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ
بِمَعْرُوْفٍ وَّاَشْهِدُوْا ذَوَيْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِيْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ۭ ذٰلِكُمْ
يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ڛ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ
يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا (2) وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ ۭ وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى
اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا (3)
وَالّٰٓـِٔيْ يَىِٕسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآىِٕكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ
ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ ۙ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ۭ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ
حَمْلَهُنَّ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا (4) ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ
اَنْزَلَهٗٓ اِلَيْكُمْ ۭ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا (5)

سورۃ الطلاق مدنی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: طلاق کے احکام اور اس کی حدود و قیود کی تعظیم اور تقویٰ کے ثمرات کا بیان۔

تفسیر: ① اے نبی! جب آپ یا آپ کا کوئی امتی اپنی بیوی کو طلاق دینے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ عدت کے شروع میں طلاق دے، اس طرح کہ ایسے طُہر میں طلاق دے جس میں بیوی کے ساتھ تعلق قائم نہ کیا ہو۔ عدت کا حساب رکھو تا کہ عدت کے اندر اگر تم اپنی بیویوں سے رجوع کرنا چاہو تو ان سے رجوع کر سکو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو جو تمھارا رب ہے، اس طرح کہ اس کے حکم مانو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچو۔ اپنی مطلقہ عورتوں کو ان گھروں سے نہ نکالو جن میں وہ رہتی ہیں اور نہ وہ خود وہاں سے نکلیں یہاں تک کہ ان کی عدت گزر جائے۔ ہاں اگر وہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں جیسے زنا کاری تو اور بات ہے۔ یہ احکام اللہ تعالیٰ کی وہ حدیں ہیں جو اس نے اپنے بندوں کے لیے مقرر کی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ کی حدوں سے گزر جائے تو اس نے خود اپنے آپ پر ظلم کیا، اس طرح کہ اپنے رب کی نافرمانی کر کے خود کو ہلاکت وتباہی کے گڑھے میں ڈالا۔ اے طلاق دینے والے! تجھے نہیں معلوم کہ ہو سکتا ہے اس طلاق کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی ایسی نئی صورت پیدا کر دے جس کی تجھے توقع بھی نہ ہو اور تو اپنی بیوی سے رجوع کر لے۔

② پھر جب وہ اپنی عدت ختم ہونے کے قریب ہوں تو چاہت اور حسنِ معاشرت کے ساتھ ان سے رجوع کر لو یا رجوع نہ کر کے انھیں ان کے حال پر چھوڑ دو یہاں تک کہ ان کی عدت گزر جائے اور وہ خود مختار ہو جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کے جو حقوق ہیں، وہ بھی پورے کرو۔ اور جب تم ان سے رجوع کرنے کا ارادہ کرو یا انھیں جدا کرنے کا، تو کسی قسم کے اختلاف سے بچنے کے لیے اپنے میں سے دو عدل وانصاف والے گواہ مقرر کر لو۔ اے گواہو! تم یہ گواہی اللہ تعالیٰ کی رضا تلاش کرنے کی خاطر دو۔ ان مذکورہ احکام کے ذریعے سے اسے نصیحت کی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے کیونکہ وعظ ونصیحت سے وہی نفع حاصل کرتا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈر گیا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر اس مشکل اور تنگی سے نکلنے کی کوئی صورت پیدا کر دے گا جو اسے پیش آئے گی۔

③ اور اسے ایسی جگہ سے رزق دے گا جہاں سے اس کے تصور اور وہم وگمان میں بھی نہیں ہوگا۔ جو شخص اپنے معاملات میں اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور بھروسا کرے تو وہ اسے کافی ہے۔ بلا شبہ اللہ تعالیٰ اپنا حکم نافذ کرنے والا ہے۔ اسے کوئی چیز عاجز کر سکتی ہے نہ کوئی چیز اس کے حکم سے باہر ہو سکتی ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کا اندازہ مقرر کر رکھا ہے جسے وہ چیز پورا کرتی ہے۔ تنگی کا بھی ایک وقت مقرر ہے اور آسانی کا بھی۔ دونوں میں سے کوئی بھی ہمیشہ انسان کے ساتھ نہیں رہتی۔

④ وہ طلاق یافتہ عورتیں جو عمر رسیدہ ہونے کی وجہ سے حیض (ماہواری) سے مایوس ہو گئی ہوں، اگر تم ان کی عدت کی کیفیت میں شکوک وشبہات کا شکار ہو تو ان کی عدت تین ماہ ہے اور جنھیں کم عمری کی وجہ سے ابھی حیض آنا شروع ہی نہیں ہوا ہو تو ان کی عدت بھی تین ماہ ہے۔ حاملہ عورتوں کی طلاق یا وفات کی عدت کا اختتام اس وقت ہوگا جب وہ بچہ جنم دیں۔ جو شخص اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اللہ سے ڈرا، اللہ تعالیٰ اس کے معاملات اس کے لیے آسان کر دے گا اور ہر مشکل میں اس کے لیے آسانی پیدا کر دے گا۔ ⑤ یہ مذکورہ احکام، یعنی طلاق، رجوع اور عدت کے مسائل اللہ تعالیٰ کے وہ احکام ہیں جو اس نے تمھاری طرف نازل کیے ہیں تا کہ اے مومنو! تم ان پر عمل کرو اور جو شخص اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اس سے ڈر گیا، وہ اس کی وہ برائیاں ختم کر دے گا جو اس نے کی تھیں اور آخرت میں اسے جنت میں داخل کر کے اور نہ ختم ہونے والی نعمتیں عطا کر کے اجر عظیم عطا کرے گا۔

فوائد: ❀ جن احکام میں نبیٔ اکرم ﷺ کو مخاطب کیا گیا ہے، وہ امت کے لیے بھی ہیں جب تک آپ ﷺ کی خصوصیت ثابت نہ ہو۔ ❀ جس طلاق کے بعد رجوع ہو سکتا ہے، اس کی عدت کے دوران میں اس عورت کی رہائش اور خوراک خاوند کے ذمے ہے۔ ❀ طلاق یا رجوع کے لیے گواہ مقرر کرنے کا حکم کسی ممکنہ اختلاف سے بچنے کے لیے مستحب ہے۔ ❀ تقویٰ کے بے شمار اور بڑے فائدے ہیں۔

اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا
عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ
فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ
تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ﴿۶﴾ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ
قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ
سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ﴿۷﴾ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ 1 ع 7 17
رَبِّهَا وَرُسُلِهٖ فَحَاسَبْنٰهَا حِسَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّعَذَّبْنٰهَا عَذَابًا نُّكْرًا ﴿۸﴾
فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ اَمْرِهَا خُسْرًا ﴿۹﴾ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ
عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰۤاُولِى الْاَلْبَابِ ۛۚ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۛؕ قَدْ
اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكُمْ ذِكْرًا ﴿۱۰﴾ رَّسُوْلًا يَّتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ مُبَيِّنٰتٍ
لِّيُخْرِجَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَمَنْ
يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ
خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ﴿۱۱﴾ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ
سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ يَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ
اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ﴿۱۲﴾ ع 2 ع 5 18

مع 14 – عند المتقدمین 12

جب اللہ تعالیٰ نے طلاق اور رجوع کے مسائل بیان کیے تو ساتھ ہی رہائش اور نان ونفقہ کا حکم بھی واضح کر دیا، چنانچہ فرمایا:

(6) اے خاوندو! (جن کو طلاق دو) اپنی طاقت کے مطابق انھیں وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو، اللہ تعالیٰ اس کے علاوہ تمھیں پابند نہیں کرتا اور انھیں تنگ کرنے کی غرض سے نان ونفقہ، رہائش اور دیگر کسی حوالے سے انھیں تکلیف نہ پہنچاؤ۔ اگر طلاق یافتہ حاملہ ہوں تو بچہ جننے تک ان کے اخراجات برداشت کرو۔ اگروہ تمھاری خاطر تمھاری اولاد کو دودھ پلائیں تو انھیں ان کے دودھ پلانے کی اجرت بھی دو اور اجرت کے معاملے کو دستور اور رواج کے مطابق آپس میں طے کرلو۔ پھر عورت جو اجرت چاہتی ہے اگر خاوند وہ دینے میں کنجوسی سے کام لے اور عورت بھی بخل کا مظاہرہ کرے اور اپنے مطالبے کے سوا کسی اور چیز پر راضی نہ ہو تو باپ کسی اور دودھ پلانے والی کا بندوبست کرلے جو اس کے بچے کو اس کے لیے دودھ پلا دے۔

(7) جو شخص مالی طور پر خوشحال ہو، اسے چاہیے کہ اپنی حیثیت کے مطابق اپنی مطلقہ بیوی اور بچے پر خرچ کرے اور جو مالی مشکلات کا شکار ہو، اسے اللہ تعالیٰ نے جو دیا ہے، اس میں سے خرچ کرے۔ اللہ تعالیٰ ہر انسان کو صرف اتنا ہی پابند کرتا ہے جس قدر اس نے اسے دیا ہے۔ وہ اس کی حیثیت اور طاقت سے زیادہ کا اسے پابند نہیں کرتا۔ عنقریب اللہ تعالیٰ اس کی تنگ دستی اور بدحالی کے بعد اس کے لیے وسعت اور آسانی پیدا کر دے گا۔

جب اللہ تعالیٰ نے یہ تمام احکام بیان کر دیے تو لوگوں کو ان سے منہ پھیرنے سے ڈرایا اور واضح کر دیا کہ اس کا انجام نہایت برا ہوگا، چنانچہ فرمایا:

(8) کتنی ہی بستیاں ایسی تھیں کہ جب انھوں نے اپنے پاک رب اور اس کے رسولوں کے حکم کی نافرمانی کی تو ہم نے ان کے برے اعمال پر ان کا سخت محاسبہ کیا اور انھیں دنیا و آخرت میں نہایت خوفناک عذاب دیا۔

(9) پھر انھوں نے اپنے کرتوت کا مزہ چکھ لیا اور انجام کار دنیا میں بھی نقصان اٹھایا اور آخرت میں بھی نقصان ہی اٹھایا۔

(10) اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے سخت عذاب تیار کیا ہے، لہٰذا اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانے والے اے عقل مندو! اللہ تعالیٰ سے ڈر جاؤ، اس طرح کہ اس کے حکم مانو اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچو، تاکہ تم پر وہ عذاب نہ آئے جو ان پر آیا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے تمھاری طرف ایسا ذکر نازل کیا جو تمھیں اس کی نافرمانی کے برے انجام سے خبردار کرتا ہے اور اس کی اطاعت کے اچھے انجام کی یاد دلاتا ہے۔

(11) یہ ذکر اس کا وہ رسول ہے جو تمھارے سامنے اللہ تعالیٰ کی واضح آیات پڑھتا ہے جن میں کوئی شک وشبہ نہیں، تاکہ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کے رسول کی تصدیق کرنے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو گمراہی کے اندھیروں سے نکال کر ہدایت کے نور کی طرف لائے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے، اللہ تعالیٰ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے محلات اور درختوں کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ بے شک اللہ تعالیٰ اسے بہترین روزی دے گا جب اسے ایسی جنت میں داخل کرے گا جس کی نعمتیں کبھی ختم نہیں ہوں گی۔ (12) اللہ تعالیٰ ہی وہ ذات ہے جس نے سات آسمان پیدا کیے اور سات آسمان پیدا کرنے کی طرح سات زمینیں بھی پیدا فرمائیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ کا تکوینی اور شرعی حکم نازل ہوتا ہے تاکہ تم جان لو کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے اور اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔ اس پاک رب نے اپنے علم سے ہر چیز کا احاطہ کر رکھا ہے، لہٰذا آسمانوں اور زمین میں کوئی چیز اس سے چھپی ہوئی نہیں۔

فوائد: ❀ حاملہ کو جب طلاق ہو جائے تو بچہ جنم دینے کے بعد اس بچے کو دودھ پلانا اس پر فرض نہیں۔ ❀ انسان صرف اتنا پابند ہے جس قدر اس کی طاقت ہے۔ ❀ اللہ تعالیٰ کی قدرت پر ایمان لانا اور اس کے علم کے ہر چیز کا احاطہ کرنے پر یقین رکھنا راضی بہ رضا ہونے اور اطمینانِ قلب کا باعث ہے۔

سُوْرَةُ التَّحْرِيْمِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَا عَشْرَةَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ
اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ① قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ
اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ② وَاِذْ اَسَرَّ
النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَاَظْهَرَهُ
اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ
قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِيَ الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ③ اِنْ تَتُوْبَاۤ
اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ
هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ
ظَهِيْرٌ ④ عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا
مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ
ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ⑤ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ
نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ
لَّا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ⑥

سورۃ التحریم مدنی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: گھروں کو اللہ کی حدود کی تعظیم اور اس اکیلے کی رضا کو مقدم رکھنے کی بنیاد پر قائم کرنے کی دعوت۔

تفسیر: (1) اے رسول! آپ اس چیز کو حرام کیوں قرار دیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لیے حلال کی ہے، یعنی اپنی لونڈی ماریہ سے مباشرت کو۔ اس طرح آپ صرف اپنی بیویوں کو راضی کرنے کے لیے کرتے ہیں جو اس سے غیرت کھاتی ہیں؟! اللہ تعالیٰ آپ کو بے حد بخشنے والا، آپ پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

(2) یقیناً اللہ تعالیٰ نے کفارے کے ذریعے سے تمھارے لیے اپنی قسمیں کھول دینا جائز قرار دیا ہے، اگر تم دوسری صورت میں بہتری محسوس کرو یا ان قسموں کو توڑ بیٹھو۔ اللہ تعالیٰ تمھارا مددگار ہے اور وہی تمھارے احوال خوب جاننے والا ہے اور تمھاری مصلحت اور بہتری بھی پوری طرح جانتا ہے۔ وہ اپنی شریعت سازی اور تقدیر میں کمال حکمت والا ہے۔

(3) یاد کریں جب نبی ﷺ نے اپنی بیوی حفصہ رضی اللہ عنہا کو خاص طور پر ایک خبر دی اور وہ یہ تھی کہ آپ اپنی لونڈی ماریہ کے قریب نہیں جائیں گے، پھر جب حفصہ رضی اللہ عنہا نے وہ خبر عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتا دی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو بتا دیا کہ حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپ کا راز فاش کر دیا ہے تو آپ ﷺ نے انھیں ڈانٹا اور انھوں نے جو باتیں بتائی تھیں، ان میں سے کچھ تو آپ ﷺ نے انھیں بتا دیں اور کچھ پر خاموشی اختیار فرمائی۔ تب انھوں نے آپ ﷺ سے پوچھا: آپ کو کس نے یہ بتایا ہے؟ آپ نے فرمایا: مجھے اس نے بتایا ہے جو ہر چیز کا خوب علم رکھتا ہے اور ہر چھپی چیز سے پوری طرح باخبر ہے۔

(4) (اے حفصہ اور عائشہ!) تم دونوں پر لازم ہے کہ توبہ کرو کیونکہ تم دونوں کے دل اس چیز کی محبت اور چاہت کی جانب مائل ہو گئے ہیں جو رسول اللہ ﷺ کو ناپسند تھی، یعنی لونڈی سے پرہیز اور اسے خود پر حرام کرنا۔ اگر تم نے دوبارہ آپ ﷺ کے خلاف ایکا کرنے پر اصرار کیا تو بلاشبہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کا ولی و مددگار ہے۔ اسی طرح جبریل، اور نیک مومن بھی آپ ﷺ کے حمایتی اور مددگار ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بعد اس کے فرشتے بھی اس کے خلاف آپ کے مددگار ہیں جو آپ کو تکلیف دے۔

(5) اللہ کے نبی ﷺ اگر تمھیں طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ آپ کا پاک رب تم سے بہتر بیویاں آپ کو عطا کر دے جو آپ کا حکم ماننے والی، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان لانے والی، اللہ تعالیٰ کی فرمانبردار، اپنے گناہوں سے توبہ کرنے والی، اپنے رب کی عبادت گزار اور روزے دار ہوں جو شوہر دیدہ ہوں اور کنواریاں ہوں۔ لیکن رسول اکرم ﷺ نے انھیں طلاق نہ دی۔

(6) اے اللہ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے بہت بڑی آگ سے بچاؤ کا سامان کرو جس میں انسان اور پتھر بطور ایندھن استعمال ہوں گے۔ اس آگ پر ایسے سخت گیر فرشتے نگران ہیں جو آگ میں داخل ہونے والوں پر بڑی سختی کرنے والے ہوں گے۔ جب اللہ تعالیٰ انھیں حکم دیتا ہے تو وہ اس کے حکم کی مخالفت نہیں کرتے اور وہ جو حکم انھیں دے، اس پر کسی تاخیر اور سوچ بچار کے بغیر عمل کرتے ہیں۔

فوائد: ❀ قسم کا کفارہ ادا کرنا جائز ہے۔

❀ نبیٔ اکرم ﷺ کا اپنے رب کے ہاں مقام و مرتبہ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی ﷺ کے دفاع کا بیان ہے۔

❀ اپنی بیویوں کے ساتھ نبیٔ مصطفی ﷺ کے لطف و کرم کی ایک صورت یہ بھی تھی کہ آپ زیادہ ڈانٹتے نہیں تھے اور محبت و الفت کی بقا کی خاطر ان کی بعض غلطیوں کو نظر انداز کر دیتے تھے۔

❀ مومن اپنا اور اپنے اہل خانہ کا ذمہ دار ہے۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَعْتَذِرُوا الْيَوْمَ ؕ اِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ
تَعْمَلُوْنَ ۷ؑ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْۤا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ 1 ع 7 19
عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ يُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ
مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ ۚ
نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَاۤ اَتْمِمْ لَنَا
نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا ۚ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۸ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ جَاهِدِ
الْكُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ ؕ وَمَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ ؕ وَبِئْسَ
الْمَصِيْرُ ۹ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّ
امْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ
فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا وَّقِيْلَ ادْخُلَا النَّارَ
مَعَ الدّٰخِلِيْنَ ۱۰ وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ
فِرْعَوْنَ ۘ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِيْ عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَنَجِّنِيْ مِنْ
فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِيْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ۙ ۱۱ وَمَرْيَمَ وقف لازم
ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْۤ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا
وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۱۲ؑ 2 ع 5 20

7 قیامت کے دن کافروں سے کہا جائے گا: اے اللہ کے ساتھ کفر کرنے والو! جس کفر اور نافرمانی پر تم دنیا میں تھے آج اس پر معذرت نہ کرو، اس لیے کہ تمھاری معذرتیں ہرگز قبول نہ ہوں گی۔ آج تمھیں صرف ان اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا جو دنیا میں تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسولوں کو جھٹلانے کی صورت میں کرتے تھے۔

8 اے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے اور اس کی شریعت پر عمل کرنے والو! اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے گناہوں کی سچی توبہ کرو۔ امید ہے کہ تمھارا رب تم سے تمھاری برائیاں مٹا دے گا اور قیامت کے دن تمھیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے محلات کے نیچے نہریں بہتی ہیں، جس دن اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ اور آپ کے ساتھ ایمان لانے والوں کو آگ میں داخل کر کے رسوا نہیں کرے گا۔ پل صراط پر ان کا نور ان کے آگے اور دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا، وہ دعائیں کرتے ہوں گے: اے ہمارے رب! ہمیں کامل نور عطا فرما یہاں تک کہ ہم جنت میں داخل ہو جائیں اور ہم ان منافقوں کی طرح نہ ہوں جن کا نور پل صراط ہی پر بجھ جائے گا، اور ہمارے لیے ہمارے گناہ بخش دے۔ بلاشبہ تو ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے اور ہمارا نور کامل کرنے اور ہمارے گناہوں سے درگزر کرنے سے عاجز نہیں۔

9 اے رسول (ﷺ)! کافروں کے ساتھ تلوار سے اور منافقوں کے ساتھ زبان سے اور اللہ کی حدیں قائم کر کے جہاد کریں اور ان پر سختی کریں تاکہ وہ آپ سے ڈرتے رہیں۔ قیامت کے دن ان کا ٹھکانا جس کی جانب وہ پناہ پکڑیں گے، جہنم ہے اور ان کے لوٹنے کی جگہ جس کی طرف وہ پلٹیں گے، نہایت بری ہے۔

10 اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لیے اپنے دو نبیوں، نوح اور لوط علیہما السلام کی بیویوں کی مثال بیان کی ہے، جنھوں نے اللہ اور اس کے رسولوں کا انکار کیا، کہ مومنوں کے ساتھ ان کی رشتے داری انھیں کسی طرح فائدہ نہ دے گی۔ یقیناً وہ دونوں دو نیک بندوں کی بیویاں تھیں مگر ان دونوں نے اپنے خاوندوں سے خیانت کی، اس طرح کہ وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے روکتی تھیں اور اپنی قوم کے کافروں کی مدد کرتی تھیں، چنانچہ انھیں اس بات نے کوئی نفع نہ دیا کہ وہ ان دو نیک بندوں کی بیویاں تھیں اور ان دونوں کو حکم دیا گیا کہ تم بھی باقی کافروں اور نافرمانوں کے ساتھ آگ میں داخل ہو جاؤ۔

11 جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھتے ہیں، ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے یہ مثال بیان فرمائی ہے کہ فرعون کی بیوی کی طرح ان کی کافروں کے ساتھ رشتے داری کا انھیں کوئی نقصان نہیں اور نہ اس کا ان پر اثر پڑے گا جب تک وہ حق پر قائم رہیں، جب اس نے کہا: اے میرے رب! میرے لیے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا اور مجھے فرعون کے ظلم و جبر، تسلط اور برے اعمال سے محفوظ رکھ اور مجھے ان لوگوں سے بھی محفوظ رکھ جنھوں نے ظلم اور سرکشی میں اس کی پیروی کر کے اپنی جانوں پر ظلم کیا۔

12 اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے مریم بنت عمران کی مثال بیان کی ہے جنھوں نے بدکاری سے اپنی شرمگاہ کی حفاظت فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام کو حکم دیا کہ وہ ان میں پھونک مارے تو وہ اللہ کے حکم سے بغیر باپ کے عیسیٰ ابن مریم کو لے کر حاملہ ہوگئیں۔ انھوں نے اللہ کے احکام اور اس کے رسولوں پر نازل کی گئی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اللہ کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچ کر اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرنے والی تھیں۔

فوائد: ❀ سچی اور خالص توبہ ہر خیر کی کنجی ہے۔

❀ علم و دلائل کے ساتھ جہاد اور تلوار کے ساتھ جہاد کا ایک ساتھ ذکر کرنا ان دونوں کی اہمیت کی دلیل ہے اور اس بات کا ثبوت ہے کہ کسی ایک کے بغیر بھی گزارہ نہیں۔

❀ حسب نسب یا کسی بھی وجہ سے قریبی تعلق قیامت کے دن کسی انسان کے کام نہ آئے گا اگر دین نے انھیں جدا جدا کر دیا۔

❀ پاکدامنی اختیار کرنا اور شکوک و شبہات سے دور رہنا نیک مومنہ عورتوں کی صفات اور خوبیوں میں سے ہے۔